پڑوسن ایک نمبری اس کی ساس دس نمبری

محمد اصغر میرپوری

☆......نام کتاب : پڑوسن ایک نمبری ساس دس نمبری

☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : اکتوبر 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

انتساب

میرے دوست عمران اور

کامران کے نام

پیش لفظ

میرا خیال تو نہیں تھا کہ یہ کتاب چھپواؤں مگر کچھ نو جوان دوستوں کے اصرار پر مجھے آخر یہ کتاب چھپوانا پڑی، میں اس لئے اسے چھپوانے کے حق میں نہ تھا کہ میں چاہتا تھا کہ یہ صرف دوستوں کی محفلوں تک ہی محدود رکھوں تو میں نے ایک دن محترمہ نغمانہ کنول کی ایک کتاب پڑھی تو اس میں دیکھا کہ انہوں نے کافی کچھ ہمسائی کے بارے میں مزاحیہ لکھا ہے اُس سے مجھے بھی ہمت ہوئی بلکہ مرد حضرات تو بہت کچھ پڑوسن کے بارے میں لکھ چکے ہیں مگر میں نے سوچا کہ میں اس بارے میں ایک عالمی ریکارڈ بناؤں گا اور پڑوسن پہ اتنا لکھوں گا کہ پہلے کسی شاعر نے لکھا نہ ہوگا۔

میں اس کتاب میں ایک بات واضح کر دوں کہ یہ سب شاعری کسی زندہ یا مردہ ہمسائی کے بارے میں نہیں ہے، کوئی اسے خود پر چسپاں نہ کرنے کی کوشش کرے کیوں کہ شاعری سب خیالی باتیں ہوتی ہیں حقیقت کا اس سے بہت کم تعلق ہوتا ہی اس کے باوجود بھی اگر کوئی یہ بات نہ سمجھے تو اس جیسا احمق کوئی نہیں ہے۔اس لئے تو شعرا خود کہتے ہیں کہ جہنم میں زیادہ شعرا جائیں گے وہ اس لئے کہ یہ سب ان کا تخیل ہوتا ہے اگر مجھ سے پوچھا گیا تو میں تو کہہ دوں گا یا اللہ میں نے تو سبھی سے کہا تھا کہ میرے سخن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں جو میری مذہبی شاعری ہے اُس میں حقیقت ہے دوسری رومانی ہو یا طنز و مزاح یہ سب تفریح کے لئے ہے ہاں کئی بار تفریح کے ساتھ ساتھ کچھ اچھے پیغامات بھی ہوتے ہیں جیسے اس معاشرے کو سدھارنے کی باتیں وغیرہ۔

یہ جتنی شاعری ہے یہ جوانی کے دنوں میں لکھی تھی اس وقت سوچتا رہا اس شاعری کی وجہ سے کوئی ہمسائی بدنام نہ ہو جائے اور مجھے لینے کے دینے پڑ جائیں۔

محمد اصغر میرپوری

O

پڑوسن جھوٹی ہے یا سچی ہے
اور ہمسائیوں سے اچھی ہے

مسٹر اُلّو سے منگنی ہوئی ہے
ابھی تک آدھی اُلّو کی بیٹھی ہے

جس سے مگر مچھ بھی ڈرتے ہیں
سمندر میں وہ ایسی مچھلی ہے

سر سے پاؤں تک مٹکے جیسی ہے
اس میں کوئی ہڈی نہ پسلی ہے

یہ سب پڑوسن کی خاطر لکھا ہے
ہماری ایک دوسرے سے دل لگی ہے

......☆......

O

میری پڑوسن بڑی دلیری کرتی ہے
جو مجھ غریب سے دلبری کرتی ہے

صبح سویرے مجھے ملنے آجاتی ہے
رات میرے دل کی چوکیداری کرتی ہے

اس کے سوا اسے کوئی اور کام نہیں
میری خاطر اب وہ یہی نوکری کرتی ہے

میں نے اسے نئے کام پہ لگا دیا ہے
میرے دل کے چوکیدار بھرتی کرتی ہے

اس نے دنیا کے سبھی بازار دیکھے ہیں
اسی لئے وہ ہر بات بازاری کرتی ہے

......☆......

O

یوں پوسٹ مارٹم کیا میری چاہت کا
نشہ اُتر گیا اس کے پیار کی راحت کا

پڑوسن کا اس طرح کا رویہ دیکھ کر
مزہ جاتا رہا اس سے پہلی ملاقات کا

جن باتوں کو سارے محلے نے سُنا
آپ کسی سے ذکر نہ کرنا اس بات کا

آج پڑوسن کی ساس پوچھنے لگی
اصغر یہ کیا چکر ہے کل رات کا

......☆......

O

میں جیتا ہوں پڑوسن کی خوشی کے لئے
وہ جیتی ہے اپنے اصغر پڑوسی کے لئے

خوش نصیب ہے اصغر جو ہمسائی کا پیار ملا
ورنہ بڑی مشکل ہوتی ہے پردیسی کے لئے

مرتے دم تک تیری قربانی نہ بھولوں گا
جو کچھ کیا اصغر اجنبی کے لئے

ایک ہی پڑوسن کا ہو کے رہ جائے
یہ بات ذرا مشکل ہے اصغر جی کے لئے

......☆......

O

سب پوچھتے ہیں پڑوسن سے ہوئی آشنائی کیسے
ایسی بھولی بھالی دل کی کالی پھنسائی کیسے

کسی زمانے میں یہ بڑی پتھر دل ہوا کرتی تھی
اس کے من میں پیار کی آگ سلگائی کیسے

زندگی بھر تو کبوتری تو کوئی پھنسا نہ سکا
اتنا بتا دے یہ مچھلی تیرے جال میں آئی کیسے

اس تاریک زنداں میں جو بھولے سے آجاتا ہے
پھر وہ سوچتا ہے نہ جانے اب ہو گی رہائی کیسے

......☆......

O

جس دن سے پڑوسن کی دید ہو گئی ہے
اس دن سے مسکراہٹ شہید ہو گئی ہے

اس کی ساس نے خط کا جواب بھیجا ہے
اب اس سے ملنے کی اُمید ہو گئی ہے

نئے سال میں ساس بہو کا پیار پا کر
عید سے پہلے ہی میری عید ہو گئی ہے

اس کی ساس کا کالے جادو جیسا خط ملا
اسے ملنے کی خواہش شدید ہو گئی ہے

......☆......

O

سرسوں کے تیل سے زُلف جو سنواری ہے
سبھی کہتے ہیں تیری پڑوسن کتنی پیاری ہے

آنکھیں اس کے دیدار کے بے قرار رہتی ہیں
یوں لگتا ہے میرا دل بھی اس پہ واری ہے

ہر لمحے وہ میرے ذہن پہ سوار رہتی ہے
نہ جانے یہ میری ہمسائی ہے یا بیماری ہے

اس کی صورت پاؤں میں زنجیر بن کر لپٹی ہے
جب قدم اٹھاتا ہوں تو لگتی بڑی بھاری ہے

......☆......

O

پیار تو کرتی ہے اعتماد نہیں کرتی
میرے ناشاد دل کو شاد نہیں کرتی

پیار سے سے میری ہر بات مان جاتی ہے
اب پہلے کی طرح وہ فساد نہیں کرتی

میں ہی بن بلائے ملنے چلا جاتا ہوں
وہ مجھے بھولے سے یاد نہیں کرتی

کیا بات کرنی ہے کیا راز رکھنی ہے
اس بارے صحیح طرح اجتہاد نہیں کرتی

……☆……

O

ساس بہو کا جب خیال آتا ہے
میرے ذہن میں اک سوال آتا ہے

اسی سوچ میں ڈوبا رہتا ہوں
کے محبت پہ کیوں زوال آتا ہے

اس میں بد نامی کے سوا کچھ نہیں
ایسے پیار میں ہاتھ نہ مال آتا ہے

دوستوں کی تلاش میں رہتا ہوں
جب بارہ ماہ بعد نیا سال آتا ہے

......☆......

O

میرے دل میں جو حسینہ بستی ہے
کیا بتاؤں اس کا نام موم بتی ہے

اس کے سامنے اپنے لب کھولوں
ایسا کروں میری کیا ہستی ہے

ہم اس کی محبت پا کے دم لیں گے
چاہے وہ مہنگی یا سستی ہے

اس کے دانت ہیں دانے انار کے
پیاس بڑھتی ہے جب وہ ہنستی ہے

......☆......

O

پڑوسن کے گن گاتا رہتا ہوں
اسے تصور میں بلاتا رہتا ہوں

وہ جتنے قدم پیچھے ہٹتی ہے
میں اتنے آگے بڑھتا رہتا ہوں

کتے کا بچہ ہے تو بھونکا بھی کر
بل ڈاگ کو سمجھاتا رہتا ہوں

اس کی باتوں کے تیر کھاتا رہتا ہوں
پھر بھی میں مسکراتا رہتا ہوں

مجھے کنگال کر کے چھوڑے گی
جو تحفے اسے بجھواتا رہتا ہوں

......☆......

O

میری آنکھوں سے جو آنسو بہہ رہے ہیں
یہ بار بار پڑوسن کہہ رہے ہیں

پڑوسن سمجھ کر اپنا فرض نبھا رہے ہیں
جو رات دن اس کا ظلم سہ رہے ہیں

ہٹی کٹی پڑوسن کا جھوٹا پیار پا کر
اپنی زندگی کو خوبصورت بنا رہے ہیں

کتے کے بچے اتنا زیادہ بھونکا نہ کر
یہ اس کے پالتو کتے کو سمجھا رہے ہیں

......☆......

O

وہ آنکھ ہے یا کمان ہے اس کی
چھ انچ لمبی زبان ہے اس کی

بہو کے حسن کا کیا ذکر کروں
ابھی ساس بھی جوان ہے اس کی

بہو تو ذرا کر دماغ لگتی ہے
ساس بڑی بے ایمان ہے اس کی

باتیں تو گدھی کی طرح کرتی ہے
گھوڑی جیسی مسکان ہے اس کی

میرے بارے بہو کو خبردار کرتی ہے
وہ نہیں جانتی بہو شیطان ہے اس کی

......☆......

O

جب سے ہم تینوں کے دِل ملے ہیں
کچھ نئے کچھ پرانے سلسلے چلے ہیں

پڑوسن کے منہ سے گانے سنے ہیں
جب بھی اس کے حسین لب ہلے ہیں

کتنا پیارا رنگ و رُوپ ہے ساس کا
اسے دیکھ کر دل میں غنچے کھلے ہیں

ساس بہو دونوں سے ملنے کے بعد
کتنے ارماں میرے دل میں پلے ہیں

ساس بہو سے جس نے بھی پیار کیا
تمام عمر اس نے ہاتھ ہی ملے ہیں

......☆......

O

میرا دل تو اس سے غافل ہے
مگر پڑوسن پیار کے قابل ہے

یہ ہم دونوں کی کہانی نہیں
اس میں ساس بھی شامل ہے

پرانے عاشقوں کو ایک مصیبت
اصغر دو گھروں کا سائل ہے

پڑوسن کی ساس کی اجازت بنا
ہماری پریم کہانی نا مکمل ہے

......☆......

O

پڑوسن سے جب بھی ملاقات ہوتی ہے
کوئی نہ کوئی نئی واردات ہوتی ہے

بات بات پہ جھگڑتے رہتے ہیں
اس کی ساس ہی وجہ شبہات ہوتی ہے

یہ کس دلدل میں خود کو پھنسا بیٹھے ہو
کیا دد سے ایک وقت میں چاہت ہوتی ہے

کئی لوگ تو ایک محبوبہ کو ترستے ہیں
خوش نصیب ہو جو دو کی التفات ہوتی ہے

......☆......

O

پڑوسن سے خود کو بچانا ہو گا
ورنہ دنیا سے مجھے جانا ہو گا

ابھی تو صرف ساس بہو ملی ہیں
کیا ہو گا جو دیوانہ پورا گھرانا ہو گا

اگر اس قبیلے سے رہائی چاہتے ہو
ساس کو بہو کے خلاف بہکانا ہو گا

جو ساس ہوشیاری دکھانے لگے
اسے چنے کے جھاڑ پہ چڑھانا ہو گا

اگر دونوں میرے پیچھے پڑی رہیں
پھر مجھے یہ شہر چھوڑ جانا ہو گا

......☆......

O

میرے دل کے لئے آزار ہو گئی ہے
پیار کر کے وہ سمجھدار ہو گئی ہے

سبھی سرجن مل کر نکال نہ سکے
میرے دل میں وہ ایسا خار ہو گئی ہے

ان دونوں کے پیار کی بات ہی اور ہے
اب زندگی بڑی مزے دار ہو گئی ہے

ساس بہو سے دو دن جدائی کیا ہوئی
ساس ہسپتال اور بہو بیمار ہو گئی ہے

بہنو بھائیو اس کہانی میں ذرا سچ نہیں
جانے یہ شاعری کیسے تیار ہو گئی ہے

......☆......

O

پڑوسن سے یوں عرض حال کیا ہے
ساس بولی اصغر تو نے کمال کیا ہے

میں نے بڑے پیار سے شکریہ ادا کیا
بولی تو نے میرا کیوں نہ خیال کیا ہے

میرے سامنے میری بہو سے پیار جتا کر
اس بیچاری کا چہرہ تو نے لال کیا ہے

کہا آپ دونوں کا مجھ پہ بڑا احسان ہے
جو اپنے پیار سے مجھے مالا مال کیا ہے

بہو بولی اصغر اس میں ہمارا کچھ نہیں
یہ سب کا سب صرف تو نے کمال کیا ہے

......☆......

O

اور لوگوں سے پردہ داری کر رہا ہوں
چھپ کر ہمسائی سے یاری کر رہا ہوں

وہ چائے کے لئے مجھے دودھ نہیں دیتی
اس کے لئے دود ھ کی نہر جاری کر رہا ہوں

اس کی ساس کے پھنسنے میں دیر ہے
اپنی طرف سے کوشش ساری کر رہا ہوں

ساس سے زیادہ پیار ملا کے اس کی بہو سے
آج اس بات کی رائے شماری کر رہا ہوں

پڑوسن سے تو سرِ عام پیار کرتا ہوں
ساس کے معاملے میں راز داری کر رہا ہوں

......☆......

O

آج کل ایسے خواتین و حضرات بدلتے ہیں
جیسے کسی غریب کے حالات بدلتے ہیں

انہیں کسی سیاسی پارٹی میں ہونا چاہیے
جو اپنے کپڑوں کی طرح بیانات بدلتے ہیں

دو چار ماہ بعد جب ان سے بات ہوتی ہے
ہم ایک دوسرے سے خیالات بدلتے ہیں

جو عقائد قرآن و حدیث سے ٹکراتے ہوں
ہم ایسے بے تکے نظریات بدلتے ہیں

......☆......

O

جو ہمسائی ہم سے رُوٹھی ہے سا ہیں
وہ سب سے بڑی جھوٹی ہے سا ہیں

یہ آنکھیں سونے کا نام نہیں لیتیں
ان کی نیند اس نے لوٹی ہے سا ہیں

ہم ہر بات سچی اور کھری کرتے ہیں
مگر پڑوسن دل کی کھوٹی ہے سا ہیں

مجھے کنگال کر کے جانے کہاں گئی
اب گھر میں دال نہ روٹی ہے سا ہیں

یہاں سب سے دامن بچانا پڑتا ہے
ساس بہو کی ٹیم بڑی نوٹی ہے سا ہیں

......☆......

O

اک حسین پڑوسن کا یار ہوں میں
سدا کے لئے اس کا دل دار ہوں میں

بھائی کے ڈر سے شاہد تسلیم نہ کرے
حقیقت میں اس کا تیسرا پیار ہوں میں

اس کے مکان کے قریب سے جو گزرا
وہ سمجھی شائد اس کا خریدار ہوں میں

پڑوسن سے پیار کی بھیک نہیں مانگتا
بچپن سے بندہ بڑا خود دار ہوں میں

......☆......

O

پڑوسنوں کے ہاتھوں زخم کھاتے رہے
زمانے بھر سے انہیں ہم چھپاتے رہے

ہماری ہمت کی کوئی مثال نہیں ملتی
ساس بہو سے پیار کا چکر چلاتے رہے

کسی بہانے پڑوسن کے گھر جا کر
اس کی بھابھی سے مراسم بڑھاتے رہے

اپنے ایسے کئی کارناموں کی بدولت
شہر میں ممتاز عاشق کہلواتے رہے

......☆......

O

اپنا دل پڑوسن پہ لٹا آئے ہیں
اس کے پیار کا سیب کھا آئے ہیں

یہ ایک دن ضرور پھلے گا جو
پیڑ اس کے دل میں لگا آئے ہیں

اب ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا
پرانی یادوں کو ہم دفنا آئے ہیں

اس کی تعریف میں اشعار لکھ کر
اس کی ساس کو جلا آئے ہیں

......☆......

O

صورت جس کی گوری ہے
کی میرے دل کی چوری ہے

اس کی رائے ابھی پوچھی نہیں
اپنی چاہت ابھی ادھوری ہے

لوگ اسے ٹن ٹن کہتے ہیں
میری نظر میں مدھوری ہے

گھر تو ہمسائی کے ساتھ ہے
مگر دل و نظر کی دوری ہے

......☆......

O

پڑوسن میں اب پہلے جیسی شرافت نہیں رہی
ہمیں بھی اس کے پیار کی حاجت نہیں رہی

دن رات خاموشی سے اسے تکتی رہتی ہیں
آنکھوں کو کسی سے لڑنے کی ہمت نہیں رہی

میرا دل بڑی بے دردی سے اس نے توڑ دیا
اس خزانے کی اس کی نظر میں قیمت نہیں رہی

اب ہم اس کی ساس کو پٹانے میں لگے ہیں
ہمارے لئے پڑوسن کی کوئی اہمیت نہیں رہی

کلموہی ہمسائی کا ہر کام اُلٹا ہی ہوتا ہے
اب ساری گلی میں اس کی عزت نہیں رہی

اب بھی ہمسائیوں کے محبت بھری خط آتے ہیں
مگر ہمیں مزید عشق لڑانے کی طاقت نہیں رہی

......☆......

O

کسی پڑوسن سے بات جب بڑھانے لگتے ہیں
بد نامی کے ڈر سے قدم ڈگمانے لگتے ہیں

اک زمانہ گزرا ہے ہمسائی سے دل لگی کرتے
ندامت ہوتی ہے جب جھوٹا پیار جتانے لگتے ہیں

جس مال دار کو محبت کے جال میں پھنساتے ہیں
وہ اُلٹا ہماری جیب سے مال کھانے لگتے ہیں

اگر امیر محبوبہ کا ہاتھ محبوب کے سر پر ہو
ایسے عاشق کو برے وقت بھی سہانے لگتے ہیں

پڑوسن تو سیدھی اصغر کے دل میں چلی آئی
سنا تھا دلوں میں جگہ بنانے کو زمانے لگتے ہیں

......☆......

O

کہا چہرہ تو دکھا دے تیرا یار ہوں میں
چاہتا ایک منٹ تیرا دیدار ہوں میں

بولی میرے اندر سوئی ناگن کو نہ جگا
سب جانتے ہیں بڑی خون خوار ہوں میں

مجھ سے دُور رہنے میں تیری بھلائی ہے
تیرے لئے چلتا پھرتا بد نامی کا اشتہار ہوں

کہا مجھے میری حالت پہ مت چھوڑو
تم نہیں جانتی کتنا سوگوار ہوں میں

کہا خزاں میں رہتا صورت بہار ہوں میں
مجھے سبھی کہتے ہیں سدا بہار ہوں میں

......☆......

O

اس کی چلمن دشمن ہے ہماری
کتنی بے باک پڑوسن ہے ہماری

یہ سب ہمسائی کے دم سے ہے
جو یہ گلی روشن ہے ہماری

پڑوسن کے کریکٹر کے بغیر
دنیا میں نہ شان ہے ہماری

اس نمونے پہ واری جاؤں
اسی سے آن بان ہے ہماری

......☆......

O

پردیس میں ملتا نہیں کام بھائی
جیب میں پیسہ بھی ہے کم بھائی

پڑوسنیں کرتی ہیں تنگ بھائی
مجھے بنانا چاہتی ہیں غلام بھائی

جیب میں نہیں کوئی دام بھائی
بتا کیا بھیجوں تیرے نام بھائی

دعا کر مجھے مل جائے کام بھائی
میں کروں منی آرڈر تیرے نام بھائی

ڈھونڈھتا رہتا ہوں صبح شام بھائی
صنم ملتا نہیں ملتے ہیں حجام بھائی

......☆......

O

میں نے کہہ دیا تھا تو جھوٹی ہے
اس دن سے پڑوسن رُوٹھی ہے

ہر بات میں جلیبی جیسے بل ہیں
وہ دل کی بھی بڑی کھوٹی ہے

کہتی ہے کیسا عاشق ہے تو
جس کے پاس بنگلہ نہ کوٹھی ہے

میرا پیار پانے کی خوشی سے
پہلے سے ہو گئی وہ موٹی ہے

مقدر میں ہمسائی کا پیار کہاں
اپنی تو قسمت ہی پھوٹی ہے

......☆......

O

میرے اشعار کی طرح نایاب ہے وہ
میرا دل جیتنے میں کامیاب ہے وہ

جسے دیکھتے خوف زدہ ہو جاتا ہوں
ایسا ہی کوئی مہیب خواب ہے وہ

اس کے چنگل سے نکل نہیں سکتا
دل کے سمندر میں ایسا گرداب ہے وہ

میں جسے سمجھا تھا گلاب ہے وہ
اب سمجھ آیا کہ عتاب ہے وہ

جس میں ہڈیوں کے سوا کچھ نہیں
ایسا ہی جلا ہوا کوئی کباب ہے وہ

......☆......

O

اسے دیکھنے کو دل جب بے قرار ہوا تھا
اس کے کتے کے ہاتھوں بڑا خوار ہوا تھا

سارا دن ہارٹ لینڈ ہسپتال میں گزارا
گھر آ کر دو سو چار بخار ہوا تھا

پڑوسن کی مرچی بھری یخنی پی کر
زندگی میں پہلی بار میں اشک بار ہوا تھا

اس کی بھابھی سے پیار کا اظہار کر کے
سوچتا ہوں میں کیوں نہ شرم سار ہوا تھا

میں اس کی ساس کا پیار نہیں بھلا سکتا
جب اس کی چاہت میں دامن تار تار ہوا تھا

......☆......

O

پڑوسن سے کیا وعدہ نبھا کے آیا ہوں
اس کے دل سے نفرت مٹا کے آیا ہوں

ہمارے درمیاں بڑا پرانا حساب تھا
وہ سارے کا سارا چکا کے آیا ہوں

اُمید ہے وہ اُسے پانی لگاتی رہے گی
ببول کا پیڑا اس کے گھر لگا کے آیا ہوں

اس کے گھر تک جو آگ کا دریا جاتا تھا
ساتھ ہی شہد کا سمندر بہا کے آیا ہوں

میرے پیار بنا اس کا جیون ادھورا تھا
چاہت کی روشنی سے چمکا کے آیا ہوں

......☆......

O

یہ کام اس نے پچھلے سال کیا تھا
پہلے اغوا پھر مجھے یرغمال کیا تھا

اندھیرے میں ظلم و ستم ڈھاتی رہی
شرم کے مارے کوئی نہ سوال کیا تھا

میری بے بسی دیکھ کر ہمسائی نے
خوشی سے فلمی دھمال کیا تھا

کئی دنوں بعد تب جا کے آزادی ملی
جب اسے اصغر نے مالا مال کیا تھا

......☆......

O

پڑوسن نے اپنی نظر کا مارا ایسا گولا
ہمارے سارے محلے میں پڑ گیا رولا

لوگ سمجھے شاید کوئی دشمن آ گیا
کسی ہاتھ میں چھتر کسی میں تھا پولا

گھر آتے ہی پڑوسن کو کوسنے لگا
گلی میں شرم کے مارے کچھ نہ بولا

دن رات اب لب پہ آتی ہے دعا بن کر
اس عورت سے مجھے بچا میرے مولا

اصغر کا اب اللہ ہی حافظ ہے دوستو
میرے پیچھے پڑا ہے ہمسائیوں کا ٹولا

......☆......

O

عدالت میں بھیجی جو عشق کی عرضی ہے

منظور کرے یا مسترد پڑوسن کی مرضی ہے

آج صبح اس کی ایک ہی پنجابی گرج سے

میرے گھر کی دیوار بیدردی سے لرزی ہے

یہ ظالم سکون سے کچھ لکھنے نہیں دیتی

یہ اس کی چھپی محبت ہے یا غنڈہ گردی ہے

کسی پڑوسن کو اصغر مظلوم پہ ترس نہیں آتا

رہا تیرے جہاں میں یہ کیسی خود غرضی ہے

......☆......

O

پڑوسن کی آنکھوں کے ساگر میں رہتا ہوں
وہاں بن کر ہمسائی کا دلبر میں رہتا ہوں

یہاں آ کر مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے
جیسے شیطان کی خالہ کے گھر میں رہتا ہوں

ہر روز بھاگنے کے منصوبے تو بناتا ہوں
مگر ہر پل اس کے کتے کی نظر میں رہتا ہوں

اس زنداں سے کیسے خود کو آزاد کرنا ہے
میں دن رات اب اسی چکر میں رہتا ہوں

......☆......

O

ساس نے بہو سے بڑھ کر چاہا ہے
سوچتا ہوں آخر یہ ماجرا کیا ہے

بل ڈاگ اب مجھ پہ بھونکتا نہیں
کوئی بتائے تو سہی اسے ہوا کیا ہے

ساس بہو سے محبت کرنا اگر جرم ہے
پھر آپ ہی بتایئے اس کی سزا کیا ہے

دو پارٹیوں سے پیار کا معاہدہ جو کرے
اس میں کسی غریب کی خطا کیا ہے

......☆......

O

میں اس کا رانجھا وہ میری ہیر لگتی ہے
شاعری کی چلتی پھرتی تشہیر لگتی ہے

میں اس سے زیادہ دن دور رہ نہیں سکتا
وہ مجھے میرے پاؤں کی زنجیر لگتی ہے

جب اپنی غم بھری زندگی کا خیال آتا ہے
پھر ہر اینگل سے وہ میری تقدیر لگتی ہے

جسے اصغر کے سوا کوئی پڑھ نہیں سکتا
پہلے زمانوں کی پرانی تحریر لگتی ہے

سارا دن اصغر سے دل لگی کرتی ہے
سبھی لوگوں کو وہ شریر لگتی ہے

......☆......

O

اصغر کی زندگی میں تنہائیاں بہت ہیں
انہیں دُور کرنے کے لئے ہمسائیاں بہت ہیں

پیروں کی مریدنیوں سے پالا پڑا تو جانا
بڑے چولے والوں میں برائیاں بہت ہیں

میرے عقائد کی بدولت جب مجھے ستایا گیا
جانا پیروں کے مریدوں میں گمراہیاں بہت ہیں

جاہل پیروں کے خلاف لکھنے والے سوچ لیں
ان کی رراہ میں آتے کھڈے کھائیاں بہت ہیں

......☆......

O

کشکول ہاتھ میں دے کر پڑوسن نے یہ ارشاد کیا
جا میں نے پیار کی غلامی سے تجھے آزاد کیا

ہمیں جب کسی حسیں نے چھپ کر دیکھا
اپنی پیاری ہمسائی کو دل ہی دل میں یاد کیا

کس کس پڑوسن سے ہم شکوے گلے کریں
کس ہمسائی نے سب سے زیادہ برباد کیا

جس ہمسائی کے در پہ فقیر جیسی صدا دی
جاؤ بابا جمعرات کو آنا یہ کہہ کر نا شاد کیا

......☆......

O

جب سے وہ میری زیست میں آئی
اس دن سے زندگی مصیبت میں آئی

سپنوں میں پابندی سے آتی رہی
میرے پاس نہ حقیقت میں آئی

مفلسی سب مریدوں کے گھر میں
ساری دولت جیب پیر طریقت میں آئی

مریدوں کو لوٹ کر تجوریاں بھرو
ایسی بات نہ کہیں شریعت میں آئی

ہم تو ہر کسی کا بھلا چاہتے ہیں
کسی کے لئے نہ برائی نیت میں آئی

......☆......

O

پڑوسن کو بھیجی جو پیار کی عرضی ہے
قبول کرے یا ٹھکرا دے اس کی مرضی ہے

جھوٹ نہ بولے تو رات کو سو نہیں سکتی
باقی میری طرح اس کی ہر عادت اچھی ہے

آتے جاتے جب اس کی مجھ پہ نظر پڑتی ہے
مجھے دیکھتے ہی ٹھنڈی آہیں بھرتی ہے

میرے دل میں اس کے لئے بہت کچھ ہے
اس کے دل میں صرف خود غرضی ہے

حقیقت میں گر ایسی ہمسائی مل جاتی تو
نہ جانے کیا ہوتا یہ پڑوسن تو فرضی ہے

......☆......

O

رہتا پڑوسن کے دل کے آشیانے میں ہوں
یُوں لگتا ہے کے پولیس تھانے میں ہوں

وہ خود تو فرعون کے زمانے کی ہے
اک میں ہم عمر عاشق زمانے میں ہوں

دل نہیں چاہتا کہ میں اسے پیار کروں
بہت مصروف دل کو منانے میں ہوں

تب سے راشن پانی کا خرچہ نہیں ہوتا
جب سے پڑوسن کے جیل خانے میں ہوں

دورِ حاضر میں تو ایسے ستم ایجاد نہ کر
یہ بات پڑوسن کو لگا سمجھانے میں ہوں

......☆......

O

پڑوسن کے ہاتھوں کیا کیا ستم سہتا ہوں
میری ہمت ہے جو اس کے دل میں رہتا ہوں

مجھے ایک دن ان کا صلہ ضرور ملے گا
جو پڑوسن سے بار بار جھوٹا پیار جتاتا ہوں

پڑوسنوں سے پیار کر کے دکھ ہی ملتے ہیں
کئی بار یہ بات اپنے آپ کو سمجھاتا ہوں

میری پڑوسن کے ہاتھوں جو زخم ملے
ہر روز اپنے چارہ گر کو دکھاتا ہوں

......☆......

O

پڑوسن کے دل میں جگہ بنا آیا ہوں
اس کی ساس کو بھی لارا لگا آیا ہوں

پتر مجھ پہ بھونکا تو دیکھ لوں گا
یہ بات بل ڈاگ کو سمجھا آیا ہوں

دیکھتا ہوں ساس مانتی ہے یا بہو
دونوں تک پیغام اپنا پہنچا آیا ہوں

ساس کے پہلو میں ایسا رویا ہوں
اسے خود سے زیادہ رُلا آیا ہوں

......☆......

O

عشق میں بڑی لمبی چھلانگ ہے اپنی
پڑوسن کے پیار میں اڑی ٹانگ ہے اپنی

میری صورت پہ اکیلی بہو نہیں مرتی
ساس کے دل میں بڑی مانگ ہے اپنی

مجھے اس کے کتے کا ڈر اب کیوں ہو
ہاتھ میں جو اتنی بڑی ڈانگ ہے اپنی

کتنے خوش نصیب ہیں ہم دوستو
ساس بہو کے دل میں تانگ ہے اپنی

ہر اک بات میں کوئی پیغام چھپا ہے
کوئی بات نہ اُوٹ پٹانگ ہے اپنی

......☆......

O

دکان پہ جب لینے گیا میں راشن
وہاں مل گئی میری پیاری پڑوسن

پوچھا اکیلی ہو یا بل ڈاگ ساتھ ہے
بولی پاگل ہو گیا تھا لگائے انجکشن

میں نے کہا پھر تو نظر آنے لگا ہے
ہم دونوں کے پیار کا مستقبل روشن

پوچھا کیا بات ہے خوش نظر آتی ہو
بولی چوکیداری کرنے گیا ہمارا دشمن

......☆......

O

میری پڑوسن مجھ سے انجاں ہوتی جا رہی ہے
اپنی ساری محنت رائیگاں ہوتی جا رہی ہے

انگلستان کے سبھی چھوٹے بڑے شہروں میں
ہر جگہ مشہور اپنی داستاں ہوتی جا رہی ہے

ہو سکے آپ بھی جلد کسی سے دوستی کر لیں
یہ شے اس دور میں گراں ہوتی جا رہی ہے

سرخی پوڈر لگا کر جب وہ شاپنگ پہ جائے
ہم گاتے ہیں پھپھے کٹنی جواں ہوتی جا رہی ہے

......☆......

O

کب درشن ہوں گے اسی سوچ میں پڑے ہوتے ہیں
پڑوسن کے گھر کے سامنے جب کھڑے ہوتے ہیں

اس کے دیدار میں اگر ذرا بھی تاخیر ہو جائے
ہم اس کی سہیلی کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں

انہیں میری پڑوسن جیسی ہمسائی ملتی ہے
جو لوگ پاگلوں کی طرح سر پھرے ہوتے ہیں

ہمارے نیناں کی سوچ میں نئی روشنی ہے
یہ ہر روز کسی پڑوسن سے لڑے ہوتے ہیں

گھر میں بل ڈاگ مجھ پہ بھونکتا رہتا ہے
باہر اس کے بھائی کتے پیچھے پڑے ہوتے ہیں

......☆......

O

کاش میرے ہاتھ اس کا کوئی راز آ جائے
پڑوسن بھی دل لگی کرنے سے باز آ جائے

سب پڑوسنیں پیار سے میری سمت دیکھیں
اگر مجھے بھی دل چرانے کا انداز آ جائے

میں دن بھر پڑوسن کے تار چھیڑتا رہوں
میرے ہاتھ گر کوئی اچھا سا ساز آ جائے

میری اور پڑوسن کی محبت قائم دائم رہے
ایسا نہ ہو اس میں کوئی چال باز آ جائے

......☆......

O

جب سے پڑوسن سے ہوئی ہے اپنی یاری
ہمیں لگی ہے رات بھر جاگنے کی بیماری

جس کی خاطر اپنا چین و سکون گنوایا
آج وہی ہمسائی بات سنتی نہیں ہماری

نہ جانے وہ جال میں کیوں نہیں پھنستی
ورنہ ہم تو گئے تھے کر کے پوری تیاری

جس دن تو مجھے لگنے لگے گی پیاری
اصغر اپنا تن من دھن کر دے گا واری

......☆......

O

ہم مرے جاتے ہیں تمہارا پیار پانے کے لئے
جھوٹے عاشق کو کون آئے گا دفنانے کے لئے

مگر مچھ بھی باہر جا کر بیٹھ جاتے ہیں
جب ہم جاتے ہیں سمندر میں نہانے کے لئے

کافی دنوں سے میں اسے ڈھونڈ رہا ہوں
کوئی نہیں ملتا دل میں بسانے کے لئے

دنیا میں کوئی نہیں ملتا دل لگانے کے لئے
پڑوسنیں ملتی ہیں ستم ڈھانے کے لئے

......☆......

O

ان سے پیار ہوا تھا انجانے میں سائیں
تمام شب گزاری تھی تھانے میں سائیں

پوری رات ٹکٹکی پہ مجھے لٹکائے رکھا
اک عمر لگے گی یہ سب بھلانے میں سائیں

یہ دل اس کے در سے اٹھنے کا نام نہیں لیتا
نہ جانے اس نے کیا کھلا دیا کھانے میں سائیں

پھوکٹ میں ہم سے ہمارا دل مانگ کر
عرصے سے لگے ہیں اسے دبانے میں سائیں

گزشتہ سال بادام کھاتے کھاتے گزر گیا
کتنی دیر لگے گی اس کے یاد آنے میں سائیں

......☆......

O

میری زندگی میں بنا اجازت آنا ان کا
میری حالت پہ تمسخر اُڑانا ان کا

نہ جانے ہم کیسے بھلا پائیں گے
وہ زہریلے پن سے مسکرانا ان کا

ہمیں تو یہ کوئی چال لگی تھی
زبردستی مراسم بڑھانا ان کا

میرے دل میں اب نہ آئیں گے
مسمار کر دیا ہے ٹھکانہ ان کا

ان سے بہت کچھ سیکھا ہے
اب نہ چلے گا کوئی بہانہ ان کا

......☆......

O

محبت کر کے مسکرانا آ گیا ہے
کسی کے دل میں سمانا آ گیا ہے

مظلوم عاشقوں کو دیکھ کر
ہمیں بھی آنسو بہانا آ گیا ہے

جو اپنا وزن اٹھا نہ سکتے تھے
انہیں یار کے ناز اٹھانا آ گیا ہے

پڑوسن کی تعریف کیا کی
اسے بھی نخرہ دکھانا آ گیا ہے

نئے سال کی خوشیاں لے کر
اصغر کا یار پرانا آ گیا ہے

......☆......

O

جھیل کنارے بیٹھ کر داغ دل دھو رہا ہوں
پڑوسن سے پیار کر کے دن رات رو رہا ہوں

دھوپ میں اس کی باتوں کا سائباں بنا کر
اس کے نیچے بیٹھ کر مزے سے سو رہا ہوں

اپنی جان سے پیاری ہمسائی کی راہ میں
تیز دھار کانٹوں سمیت پھول بو رہا ہوں

نظر کے ساتھ اور بہت کچھ چرایا اس نے
اس کی ایسی حرکت سے حیران ہو رہا ہوں

......☆......

O

پہلے ایک نظر میں مجھے غلام کیا
پھر سارے شہر میں مجھے بد نام کیا

جب کوئی شعر نہ اس کے نام کیا
پھر اس نے میرا جینا حرام کیا

اس کی خاطر کمرشل شاعری کر کے
ایسے ہم نے برباد اپنا سارا ٹائم کیا

ہم نے جس کی خاطر اتنا کچھ کیا
اس نے کبھی نہ پیار سے سلام کیا

......☆......

O

خواب میں پڑوسن سے ٹکرا گیا میں
جیسے اس پہ نظر پڑی گھبرا گیا میں

اس کی چڑیل جیسی صورت دیکھ کر
پہلے پہل تھوڑی دیر تو چکرا گیا میں

دس بارہ دن بے ہوش رہنے کے بعد
پھر جلد ہی ہوش میں آ گیا میں

وہ شرم کے مارے کچھ نہ بولی
اسے اپنا پورا دیوان سنا گیا میں

آج صبح جب اس پہ نظر پڑی
کل رات کی طرح ڈگمگا گیا میں

......☆......

O

ہمسائی نے دل میں خنجر اتار دیا
سبھی بولے اصغر کو اس نے مار دیا

ہم نے بھی نقلی موت کا بہانہ کر کے
اس مقام پر بنوا اپنا عالیشان مزار دیا

آستانے سے جو دولت ہاتھ آتی گئی
اس مال سے ہم نے وقت اپنا گزار دیا

ہمیں پڑوسن سے کچھ بھی نہ ملا
مگر ہم نے ہمسائی کو دل ادھار دیا

اب اپنے ہی مزار کے ملنگ بنے بیٹھے ہیں
زندگی میں پہلی بار کوئی فائدے مند کاروبار کیا

......☆......

O

بڑا مضبوط تھا میرے دل کا تالا
پہلی نظر سے پڑوسن نے توڑ ڈالا

اپنی زلفوں کو تاؤ دے کر کہتی ہے
تم نہیں جانتے کس سے پڑا ہے پالا

بولی میرا نام پھپے کٹنی نہ ہوا
جو تجھے انگلیوں پہ نہ نچا ڈالا

پڑوسن کا حملہ تو بڑا سخت تھا
بڑی مشکل سے ہم نے اسے ٹالا

ہمارے دلوں کو کوئی کیسے چرائے گا
وہ میری رکھوالی میں اس کا رکھوالا

......☆......

O

مجھے عشق کا قاعدہ پڑھا گئی ہے
کچے عاشق کو پکا عاشق بنا گئی ہے

پہلے تو وہ مرغ بٹیر اڑایا کرتی تھی
آج میری ساری دولت اڑا گئی ہے

اس کی شرافت پہ سب کو یقین تھا
وہ سب کو اچھا سبق سکھا گئی ہے

جس نے بڑی بڑی ہستیوں کو لوٹا
میرے دل میں اپنی جگہ بنا گئی ہے

اس کے فن کو داد دینی پڑے گی اصغر
جو تجھ جیسے پٹانے والے کو پٹا گئی ہے

......☆......

O

مرغے کی مرغی چرانے کو جی کرتا ہے
مرغے کی بہن کو ورغلانے کو جی کرتا ہے

چار دن کی زندگی میں دشمنوں کا کیا کام
پڑوسن کو دوست بنانے کو جی کرتا ہے

زندگی بھر لوگوں کو مکھن لگاتے آئے
اب زخموں پہ نمک لگانے کو جی کرتا ہے

خطرناک پڑوسن کو محبت کا پیغام دیا ہے
خوف کو مارے بیمہ کرانے کو جی کرتا ہے

پڑوسن کی غنڈہ گردی کے بڑے چرچے ہیں
ایسی غنڈی کی ٹانگیں دبانے کو جی کرتا ہے

......☆......

O

پڑوسن کے مشغلے ہیں بڑے پیارے
اپنے گھر سے کرتی ہے مجھے اشارے

دو چار دِنوں بعد اپنا تھوبڑا دکھا کر
دکھا دیتی ہے میری آنکھوں کو نظارے

اب کسی ہمسائی سے عشق نہیں لڑاتے
سنا ہے اس میں گننے پڑتے ہیں تارے

چرخے سمیت اسے چاند پہ بٹھا دوں گا
ایک بار وہ آئے تو سہی دل میں ہمارے

آج اگر سپنے میں آئی تو پوچھوں گا
کیا سوچا ہے تم نے میرے بارے

......☆......

O

اس طرح مجھے نہ میرے یار چھیڑ
چھیڑنا ہے تو میرے دل کے تار چھیڑ

اکیلا تار چھیڑنے سے سر نہیں بنتا
اگر چھیڑنے ہی ہیں تو دو چار چھیڑ

میں ہمسائی کے خیالوں میں ڈوبا ہوں
آج جی بھر کے مجھے میرے یار چھیڑ

اس کے پاس گالیوں کے سوا کچھ نہیں
کسی شریف آدمی کو نہ سر بازار چھیڑ

......☆......

O

دل جس سے لگتا ہے لگائے جا
ہر کسی کو پیار کا جام پلائے جا

رش کو دیکھ کر تو نہ گھبرا
سب کو اپنے دل میں بسائے جا

دھن دولت اگر پاس نہیں ہے
دل کی دولت سب پہ لٹائے جا

تیرا وزن خود کم ہو جائے گا
تو ہر کسی کا مال کھائے جا

......☆......

O

مجھے اپنے دل میں بسا کے دیکھ لے
میرا پیار سچا ہے اسے آزما کے دیکھ لے

تیری ہر شکایت دُور کردوں گی ہمسائی
ایک بار میرے ساتھ پیار پا کے دیکھ لے

سب کہتے ہیں دل پہ کوئی زور نہیں چلتا
یقین نہیں تو اسے سمجھا کے دیکھ لے

اپنی چاہت سے تجھے سوہنی بنا دوں گا
ایک بار میرے کلام کو آزما کے دیکھ لے

دیکھنا ہماری جوڑی کی دھوم مچ جائے گی
میرے ساتھ چار کلمے پڑھوا کے دیکھ لے

......☆......

O

پڑوسن مجھے بڑی پیاری لگتی ہے
تھوڑی نہیں بہت ساری لگتی ہے

لوگ کہتے ہیں کہ پھیکی ڈش ہے
مگر مجھے تو وہ نہاری لگتی ہے

میری نمکین شاعری پڑھ پڑھ کر
دیکھنے والوں کو کراری لگتی ہے

کل اس کی ساس سے رائے پوچھی
بولی یہ مرغی اچاری لگتی ہے

ساس کے بارے پڑوسن سے پوچھا
بولی ساسو ماں باسی ترکاری لگتی ہے

......☆......

O

میں کیا مثال دوں اس کی انگڑائی کی
یہی تو جان لیوا ادا ہے میری ہمسائی کی

ہم دونوں کو پیار محبت سے وقت نہیں ملتا
ہمارے درمیاں کبھی نوبت نہیں آتی لڑائی کی

ہم دونوں کے دل اتنے زنگ آلود ہو چکے ہیں
ڈاکٹر کہتے ہیں انہیں حاجت ہے صفائی کی

سویرے جب اس کے گھر وہ دودھ مانگنے گئے
بُل ڈاگ تعاقب میں لگا کر میری پذیرائی کی

آج اپنے رستے زخموں کو دیکھا تو خیال آیا
اصغر تو نے کیوں پڑوسن سے شناسائی کی

......☆......

O

میرے دل میں جس کی تصویر جڑی ہے
وہ میری ہمسائی ہے جو میری پری ہے

اتنے سالوں میں مجھے کنگال کر کے
اب کہتی ہے تم سے دل لگی ہے

ایسی غنڈی پڑوسن کو کوئی کیا کہے
جو بات بات میں مجھے لگاتی تڑی ہے

میں شرم کے مارے کچھ کہہ نہیں سکتا
وہ اپنے شوہر سے پندرہ سال بڑی ہے

ہم جسے پالک والی مرغی سمجھے
ذائقے سے جانا کہ وہ آلو کی کڑی ہے

……☆……

O

پڑوسن کی باتیں میٹھی ہیں مٹھائی کی طرح
وہ گوری چٹی ہے تازہ رس ملائی کی طرح

مجھ پہ سب ہمسائیاں حکم چلاتی رہتی ہیں
اب اپنی زندگی بھی لگتی ہے پرائی کی طرح

جس پڑوسن کو دیتا ہوں اپنا نازک سا دل
وہی اس کا خون بہاتی ہے قصائی کی طرح

کہنے کو وہ ظالم میری ہمسائی ہے لیکن
اس کی قربت بھی لگتی ہے جدائی کی طرح

کل اس کی ساس کی نذر اپنی غزل کردی
اس کے خصم نے حجامت بنائی نائی کی طرح

میرے ہر کام پہ تنقید برائے تنقید ہوتی ہے
میں بھلائی کروں تو لگتی ہے برائی کی طرح

......☆......

O

جب کوئی نہیں دیکھتا تو اشارہ کرتی ہے
جو راستے میں ملے تو کنارہ کرتی ہے

اکیلے میں تو بڑا پیار جتاتی رہتی ہے
ہمسائیوں کے سامنے للکارا کرتی ہے

چار مکان کرائے پر لگا کر سنا ہے
بڑی مشکل سے گزاراہ کرتی ہے

آری جیسی اپنی تیز دھار آنکھوں میں
میرے پیار کا کاجل ڈال کر آرا کرتی ہے

اپنی گرما گرم تندوری زبان سے
معمولی چنگاری کو شرارہ کرتی ہے

......☆......

O

جس دن سے اس سے پریت ہو گئی ہے
ہماری محبت بھی حقیقت ہو گئی ہے

پہلے سانحہ سے سنبھل نہ پائے تھے
اب نازل اک نئی مصیبت ہو گئی ہے

وہ کہا کرتی تھی تجھ پہ کالا جادو ہے
آج ظاہر اس کی اصلیت ہو گئی ہے

اس کے جادو کا اتنا جلد مجھ پہ اثر ہوا
لگتا ہے مجھے اس سے پریت ہو گئی ہے

کبھی اسے اصغر کے نام سے نفرت تھی
آج وہ اسی کے من کی میت ہو گئی ہے

......☆......

O

پڑوسن گر ستائے تو اسے کچھ نہ کہنا
جو وہ نظر نہ ملائے تو اسے کچھ نہ کہنا

وہ تمہارا دل چرانے کی کوشش کرے گی
وہ کامیاب ہو جائے تو اسے کچھ نہ کہنا

دیکھتے ہی کانوں میں گھنٹیاں نہ بجیں
دل نغمے نہ گائے تو اسے کچھ نہ کہنا

اس کی ساس بھی گر چوری چوری
کھانے کھلائے تو اسے کچھ نہ کہنا

......☆......

O

وہ جب کبھی مجھ سے ملتی ہے
اس کی خوشی غم میں ڈھلتی ہے

میک اپ میں جب مجھے ملتی ہے
شادی بیاہ والی گھوڑی لگتی ہے

میری آنکھوں میں سیڑھی لگا کر
تیزی سے میرے دل میں اترتی ہے

اس کے کتے کو بسکٹ کھلاتا ہوں
پھر بھی اس کی دوستی سستی ہے

اصغر کے پڑوس میں جو رہتی ہے
وہی ہمسائی میرے دل میں بستی ہے

......☆......

O

میرے لئے بڑی پیاری ہے میری ہمسائی
میں پھول اور کیاری ہے میری ہمسائی

جس کی چابی صرف میرے پاس ہے
ایسی خفیہ الماری ہے میری ہمسائی

جس پہ دل کی باتیں تحریر کرتا ہوں
وہ خوبصورت ڈائری ہے میری ہمسائی

اصغر کو چکر دینا کام رہا ہے اس کا
نمبر چار سو بیس کھلاڑی ہے میری ہمسائی

میں سدا اس کے ناز اٹھاتا رہتا ہوں
اسی لئے بڑی بھاری ہے میری ہمسائی

......☆......

O

ہمسائی ہر روز مجھے اکساتی رہتی ہے
اپنے حسن پہ شاعری کراتی رہتی ہے

گر اس کے حسن کی جھوٹی تعریف نہ کروں
مجھے اپنے بھائیوں سے ڈراتی رہتی ہے

ویسے تو مجھے کوئی اہمیت نہیں دیتی
جب اسے مطلب ہو تو مسکراتی رہتی ہے

مجھے اس کی ہمسائیگی کا بڑا فائدہ ہے
ہر صبح مجھے مفت کا دودھ پلاتی رہتی ہے

اصغر میرے بل ڈاگ کے گھر ہوتے ہوئے
تم ادھر نہ آنا یہ بات سمجھاتی رہتی ہے

......☆......

O

جس کے دم سے زندگی اجیرن ہے
وہی تو میری پیاری پڑوسن ہے

شمع بن کر زندگی میں آئی ہے
اس لئے تو سارا محلّہ روشن ہے

صبح سویرے جب وہ گرجتی ہے
لگتا ہے پنجابی فلم کی ہیروئین ہے

کیا پوچھتے ہو کیسی دکھائی دیتی ہے
کسی بلا کی طرح وہ حسین ہے

......☆......

O

ہمارے سامنے دشمنوں کی کیا حیثیت ہے
آج کل ہمارے اوپر خالق کی فضیلت ہے

کل تلک جسے کوئی کام کاج نہ ملتا تھا
آج وہ بندہ بھی جاہلوں کا پیرِ طریقت ہے

تعویذ گنڈوں کے کاروبار میں بڑی کمائی ہے
جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا ایسی حقیقت ہے

تنہا ہی جعلی پیروں کے خلاف جہاد کر رہا ہوں
سبھی لوگ کہتے ہیں تمہاری بڑی ہمت ہے

مجھے ستانے والو یہ نہ سمجھنا تم جیت گئے
ہر کام میں ہوتی میرے اللہ کی مصلحت ہے

......☆......

O

سسرال میں جو جوائی رہتا ہے
وہاں بن کے وہ حلوائی رہتا ہے

سب کے لئے گوشت بھی بنانا پڑتا ہے
سب کہتے ہیں یہاں قصائی رہتا ہے

بے چارہ سالی کا منگیتر بن کر آیا ہے
اپنی بیوی کا بن کر بھائی رہتا ہے

سب گھرانے کی حجامت بناتا ہے وہ
بچے کہتے ہیں ابو نہیں یہاں نائی رہتا ہے

سالے اسے جوتے پالش کرا کے کہتے ہیں
ہمارے ساتھ ہمارا پیر بھائی رہتا ہے

......☆......

O

ایک پڑوسن سے دل لگا لیا ہے
پوری سٹریٹ کو دشمن بنا لیا ہے

جہاں اور لوگوں کی دال نہ گلی
وہاں ہم نے اپنا چکر چلا لیا ہے

سبھی کہتے ہیں کیا مقدر پایا ہے
جو ایسی ڈائن کا پیار پا لیا ہے

کتے کا پتر سونے نہیں دیتا
ہم نے بھی اپنا قلم چلا دیا ہے

......☆......

O

اس کے دل پہ میرا کوئی وار نہیں چلتا
اس کے آگے کوئی جدید ہتھیار نہیں چلتا

اور ہمسائیوں کو تو چکر دیتے رہے
اس کے ساتھ کچھ بھی دو بار نہیں چلتا

بس میں ہوتا تو اسے اپنا دیوانہ بنا دیتا
حقیقت یہ ہے میرا اس پہ اختیار نہیں چلتا

اصغر چل کہیں اور محبت ڈھونڈتے ہیں
اس شہر میں اُلفت کا کاروبار نہیں چلتا

......☆......

O

ایک پڑوسن سے جب بات بنی ہوتی ہے
دوسرے دن دوسری سے ٹھنی ہوتی ہے

میں جب بھی گھر سے باہر جانے لگتا ہوں
اس نے اپنی نظر کی کمان تنی ہوتی ہے

میں جس دن اس سے کچھ مانگتا ہوں
اسی روز میری دل شکنی ہوتی ہے

مجھے ہر حال میں نیچا دکھانے کے لئے
اس نے کوئی نہ کوئی منت مانی ہوتی ہے

یہ جگ بیتی نہیں آپ بیتی ہے دوستو
کسی پڑوسن کو دل دینا نادانی ہوتی ہے

......☆......

O

پڑوسن کے گھر کے سامنے سے جب گزرتا ہوں
دل ہی دل میں اس کی بدنامی سے ڈرتا ہوں

وہ مجھ پہ اپنی نظر کا تیر تانے رکھتی ہے
اسے کیا خبر کے میں پہلے ہی اس پہ مرتا ہوں

میری خاطر وہ زلفوں کا کالا رنگ کرتی ہے
اس کی خاطر میں اشعار کو خضاب کرتا ہوں

وہ میرے سخن کی ایسی قوسِ قزح ہے
جس میں مصور کی طرح رنگ بھرتا ہوں

......☆......

O

میرے دل پہ اس کی سرداری ہو گئی ہے
اسی لئے پہلے سے وہ بھاری ہو گئی ہے

میں جیالہ بن گیا ہوں عاشق پارٹی کا
اب وہ میرے لئے زرداری ہو گئی ہے

میرے دل نے اس کا قبضہ تسلیم کر لیا
پرانوں کے جانے کی تیاری ہو گئی ہے

دھاندلی کر کے میرا دل تو جیت لیا
اصغر کے ساتھ ہوشیاری ہو گئی ہے

......☆......

O

آج بڑی خاموشی سے گزارا کیا
کسی ہمسائی کو نہیں اشارہ کیا

پڑوسن نے گوبھی کا پھول مارا
بھوک لگی تھی وہ کھا کر گزارا کیا

جس کو ہماری مفلسی کا پتہ چلا
پھر اس نے دوستانہ نہ دوبارہ کیا

دل میں جو پیار کی چنگاری جلی
اسے ہوا دے دے کر شرارہ کیا

تمہاری چار دن کی دوستی نے
عمر بھر کو کنگال اصغر بیچارہ کیا

......☆......

O

پڑوسن کا صحن سنوار آتے ہیں
بل ڈاگ کو بھی پتھر مار آتے ہیں

ہاتھ میں کوئی تیر نہ کمان ہے
گھر سے کرنے شکار آتے ہیں

وہ خیالوں میں آتے ہیں لیکن
غریب کے گھر کب زردار آتے ہیں

جب ہاتھ ذرا تنگ ہو جاتا ہے
دو چار ماہ جیل میں گزار آتے ہیں

ہم تو جس محفل میں جاتے ہیں
وہیں دشمن بھی بن کر یار آتے ہیں

......☆......

O

ہمیں سبھی دشمن پرانے جانتے ہیں
شہر کے سبھی دیوانے جانتے ہیں

میرے خاص دوستوں کو چھوڑ کر
مجھے سبھی لوگ انجانے جانتے ہیں

میرا پتہ پڑوسن کے بچوں سے پوچھ
وہ میرے سب ٹھکانے جانتے ہیں

کیسے ہمسائی کو مائل کرنا ہے
اس طرح کے سارے بہانے جانتے ہیں

......☆......

O

ہم پڑوسنوں کا بڑا خیال کرتے ہیں
ان کے بگڑے کام بحال کرتے ہیں

جب وہ دیدار دیئے بنا چلے جاتے ہیں
کئی دن اس بات کا ملال کرتے ہیں

ان سے دودھ مانگنا چھوڑ دیا ہے
وہ پھر بھی نہ رابطہ بحال کرتے ہیں

میرے پیار کی مستی میں کھو کر
پردے بند کر کے دھمال کرتے ہیں

اب جب کبھی لسی لینے جاؤں تو
چائے پلا کر یرغمال کرتے ہیں

......☆......

O

پڑوسن کا حسن اور اس پہ بیاں اپنا
اس کا بھائی بن گیا ہے رازداں اپنا

ہم نے جواب پہلے سے رٹے ہوئے تھے
محبت کا دیا ہمسائی کو جب امتحاں اپنا

دنیا والے نہ جانے کیوں مجھ سے خفا ہیں
پڑوسن سے پیار کر کے کیا ہے زیاں اپنا

ہم اپنی پڑوسن کی جوئیں نکالتے رہے
ہم دونوں کو چھوڑ کر چلا گیا کارواں اپنا

اب انجان وادیوں میں بھٹک رہے ہیں
یہ جوڑی دیکھ کر سر پیٹتا ہو گا شیطاں اپنا

......☆......

O

آج کل میرا اور پڑوسن کا بڑا سنگ ہے
ہم اس کی ساس کی محبت کا بھی ملنگ ہے

ڈاکٹر اس کی ساس کے ایکسرے دیکھ کر بولا
گھبرانے کی بات نہیں دل پہ تھوڑا زنگ ہے

میں اس کے دل کی خوب بٹرنگ کرتا ہوں
اب اس کے زنگ سے ہی میری جنگ ہے

پڑوسن کی ساس کا اگر زنگ نہ اتار سکا
پھر تو اس عاشق کی ساری محنت بھنگ ہے

پڑوسن سے پوچھا بتاؤ میں کیوں نہیں لکھتا
بولی میرے ہاتھ کی طرح تیرا قافیہ تنگ ہے

آپ طنز و مزاح کو کیوں نظر انداز کرتے ہیں
مزاحیہ شاعری کا ایک یہ بھی رنگ ہے

......☆......

O

کل مجھ سے ٹکرائی خلیل کی خلیلی
مجھے دیکھ کر ہو گئی وہ نیلی پیلی

اس کے بعد مل گئی پنوں کی سسی
اسے پلانی پڑ گئی چاہت کی لسی

پھر ملی پتلی پتنگ اشرف کی اشرفی
اسے کھلا دی اپنی باتوں کی برفی

آتی دیکھی جو طیفے کی طیفی
اسے خرید کر دی تیل کی شیشی

آخر جا کر ملی مرزے کی مرزی
اسے دے دی اپنے پیار کی عرضی

آخر میں ملی برکت کی برکتی
اُسے دیکھتے ہی میری دائیں آنکھ پھڑکی

......☆......

O

جس دن سے بل ڈاگ چوکیدار ہو گیا ہے
بھونک بھونک کر بڑا ہوشیار ہو گیا ہے

چور پکڑنے کی ڈگری جب سے ملی ہے
اس دن سے وہ مالک کا وفادار ہو گیا ہے

جب سے رات کی اسے ڈیوٹی ملی ہے
پڑوسن کو مجھ سے پیار ہو گیا ہے

میں اس لئے اس سے ڈرنے لگا ہوں
وہ بڑے کتے کے پتروں میں شمار ہو گیا ہے

ساس بہو کی خاص فرمائش پر اصغر
مسالے دار شاعری لکھنے پر تیار ہو گیا ہے

......☆......

O

بہو تو پہلے سے دل میں آتی جاتی ہے
اب ساس بھی دیکھ کر مسکراتی ہے

یہ دیوانے کا کوئی خواب ہے یا حقیقت
یہ بات میری سمجھ میں نہ آتی ہے

بہو کا حسن بھی بڑا لا جواب ہے
مگر ساس میرے دل کو بھاتی ہے

اپنی زندگی اک سپنا سی لگتی ہے
جب ساس میرے خواب میں آتی ہے

میں جب اس سے رُوٹھ جاتا ہوں
بڑے پیار سے مجھے مناتی ہے

یہ تو میرے سر سے ٹلنے والی نہیں
مجھے اب لکھتے ہوئے شرم آتی ہے

......☆......

O

پڑوسن پہ ہر بار اک نگاہ کرتا ہوں
دوسری بار کبھی نہ گناہ کرتا ہوں

پیار کے معاہدے پر دستخط نہیں کرتا
ہمسائی کی ساس کو گواہ کرتا ہوں

مجھے دیکھ کر وہ بتی بجھا دیتی ہے
میں اندھیرے میں مقدر سیاہ کرتا ہوں

میں پڑوسن کے ہاتھ میں ایسا چراغ ہوں
جو صرف اسی کے لئے جلا کرتا ہوں

......☆......

O

جدھر دیکھتا ہوں اس کی ساس نظر آتی ہے
پڑوس میں رہ کر دل کے پاس نظر آتی ہے

اتنا گورا چٹا رنگ ہے پڑوسن کی ساس کا
وہ ساری کی ساری مجھے کپاس نظر آتی ہے

میرے پیار میں سوکھ کر راہ کا کانٹا ہو گئی ہے
وہ خوش ہو کے بھی سب کو اداس نظر آتی ہے

میں اس کے دل کی تشنگی دُور کر دوں گا
اس کی آنکھوں میں صدیوں کی پیاس نظر آتی ہے

جس دن سے اس کی بہو سے دوستی ہوئی
اس دن سے ساس کے ملنے کی آس نظر آتی ہے

......☆......

O

اس لئے دل کو میرے نہ چین ہے
پڑوسن کے سوا کوئی نہ میرا فین ہے

دل میں اس کو بھی بسائے بیٹھا ہوں
جو اس کی ستر سالہ کنواری بہن ہے

جس کی سبھی بہنیں مجھ پہ مرتی ہیں
میری نظر میں ایسا اک میزبان ہے

میری شاعری پڑھتے ہی فون کرتا ہے
اے پینڈو میری بہن پہ کیوں مہربان ہے

میں نے کہا سالا صاحب آپ کی طرح
میرے دل میں بھی چھپا اک شیطان ہے

جس دن سے مرغے کی مرغی بھگائی ہے
اب اس کی مرغی سے میری شان ہے

......☆......

O

بہو میرے دل کو بے قابو کرتی ہے
ساس میرے دل پہ جادو کرتی ہے

شیطان بھی اگر ایک بار دیکھ لے
بہو کی ساس اسے سادھو کرتی ہے

کسی طرح اس کے نیچے لگا رہوں
بہو صرف اتنی سی آرزو کرتی ہے

ساس نے بڑے فتنے اٹھا رکھے ہیں
اسی لئے اسے نا پسند بہو کرتی ہے

مرچی بھرے کوفتے انہیں کھلائے
ساس سی سی بہو سو سو کرتی ہے

......☆......

O

سسرال میں جو بیچارہ داماد ہوتا ہے
اس مسکین کا گھر کبھی نہ آباد ہوتا ہے

قفس کی طرح اسے سارا گھر دکھتا ہے
اس کی کہانی میں سسر صیاد ہوتا ہے

سالے اس سے اپنے کام کراتے رہتے ہیں
اس کی نظر میں ہر سالا جلاد ہوتا ہے

کام کاج کا دشمن ہمارے اناج کا دشمن
بتاؤ کیا ایسا کوئی گھر داماد ہوتا ہے

سالی کی یہ بات سن کر گھر جوائی بولا
آپ کو کیا جیون میرا برباد ہوتا ہے

کس نے پیار دیا کس نے دھتکارہ
ناگ کی طرح انہیں سب یاد ہوتا ہے

......☆......

O

پڑوسن کے ہاتھ کا کھانا لذیذ بہت ہے
اسی لئے وہ میرے دل کو عزیز بہت ہے

ہم جانتے ہیں یہ مہنگائی کا زمانہ ہے
پورے گھر کے لئے ایک کنیز بہت ہے

پڑوسن کی ہر بات کڑوی ہوتی ہے
شہد سے وہ کرتی پرہیز بہت ہے

پڑوسن کے دل میں کچھ نہیں چاہیے
تاش کھیلنے کے لئے ایک میز بہت ہے

وہ اس سے آری کا بھی کام لیتی ہے
کہتے ہیں اس کی زباں تیز بہت ہے

اپنی کہانی کسی کمزور دل کو نہیں سناتا
میری پڑوسن کی کہانی خون ریز بہت ہے

......☆......

O

میری پڑوسن مجھے پاگل سمجھتی ہے
اس کی ساس مجھے کنول سمجھتی ہے

اب بہو مجھ سے ہوشیار رہنے لگی ہے
وہ مجھے کوئی آوارہ بادل سمجھتی ہے

ساس کو مجھ میں اپنا کل دکھائی دیتا ہے
وہ اصغر کو اپنا مستقبل سمجھتی ہے

آج صبح سے بہو کو ہچکیاں آتی رہی ہیں
ساس اسے دل کی ہلچل سمجھتی ہے

شادی کے لئے بیٹوں کو بھی راضی کرنا ہے
وہ ابھی سے یہ رشتہ مکمل سمجھتی ہے

......☆......

O

پڑوسن کے پیار کی اب نوازش ہوتی رہتی ہے
نئے نئے کھانوں کی بارش ہوتی رہتی ہے

لگتا ہے میری کوئی لاٹری لگنے والی ہے
میرے تن بدن میں خارش ہوتی رہتی ہے

یہ میری ہوشیاری ہے کہ بچ جاتا ہوں
ورنہ میرے خلاف سازش ہوتی رہتی ہے

مقام تو وہ میرے دل میں رہ نہیں سکتی
کبھی کبھی یہاں رہائش ہوتی رہتی ہے

کبھی کبھی وہ مجھے اپنے مہینوال کہتی ہے
صدی بعد سوہنی کی پیدائش ہوتی رہتی ہے

......☆......

O

ہمسائی کی محبت کا مارا ہے دل
شادی شدہ نہیں ابھی کنوارہ ہے دل

سو فیصدی پورے کا پورا اپنا ہے
کوئی یہ نہ سمجھے ادھارا ہے دل

اور کوئی تو اسے گھاس نہیں ڈالتا
میری پڑوسن کے لئے بڑا پیارا ہے دل

اس سے فٹ بال کی طرح کھیلتی ہے
پڑوسن کی نظر میں بیچارہ ہے دل

چاند پہ پیوند لگانے گئی ہے پڑوسن
اس کی رہنمائی کے لئے ستارا ہے دل

......☆......

O

میں جب پڑوسن پہ شاعری کرتا ہوں
دوست سمجھتے ہیں مغز ماری کرتا ہوں

تلوار کی طرح اس کی زباں چلتی ہے
اپنے سخن سے اسے دو دھاری کرتا ہوں

اس نے نہ جانے کون سا تعویذ پلا دیا ہے
ورنہ کسی پڑوسن سے نہ یاری کرتا ہوں

اس کی گالیوں میں بھی مہ کا نشہ ہے
میں اسی لئے نہ مہ خواری کرتا ہوں

یہ سب اس کی نفرت کی بدولت ہے
میں کبھی نہ شاعری درباری کرتا ہوں

......☆......

O

اس کی محبت میں قسمت آزما کے دیکھتے ہیں
ایک بار روٹھی ہمسائی کو منا کے دیکھتے ہیں

سبھی کہتے ہیں منہ کھولے تو گالیاں بکتی ہے
ہم بھی دو چار گالیاں کھا کے دیکھتے ہیں

سنا ہے چڑیا گھر میں رش کم ہوتا جارہا ہے
کچھ دن پڑوسن کو وہاں بٹھا کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اصغر کے دل میں چوری ہوتی رہتی ہے
ہمسائی کا پتلہ وہاں ہم لگا کے دیکھتے ہیں

یہ اصغر کو کیوں چھپ چھپ کے دیکھتی ہے
اسے کسی ماہر نفسیات کو دکھا کے دیکھتے ہیں

......☆......

O

میں اس طرح اپنا وقت گزارتا ہوں
پڑوسن کی ساس کی آرتی اتارتا ہوں

ان کی جب کوئی چیز بگڑ جاتی ہے
بڑے پیار سے میں اسے سنوارتا ہوں

ان کی نظروں میں میرا بڑا اونچا مقام ہے
آپ سمجھتے ہوں گے میں گپ مارتا ہوں

بہو کئی بار مجھے اشارے کرتی رہتی ہے
اس کی ساس کو کبھی کبھی اشارتا ہوں

میرے صحن میں بڑے پھول کھلے ہیں
ہر روز دو چار اپنی پڑوسن کو مارتا ہوں

......☆......

O

خود کو اس کی زندگی میں شامل سمجھتے ہیں
پڑوسن سے دوستی کو مکمل سمجھتے ہیں

جب تک اس کی جھوٹی تعریفیں کرتا رہوں
جھوٹ بولنا وہ بڑا نیک عمل سمجھتے ہیں

ہمسائی کے پیار کی برسات میں ایسے ڈوبے
اس دن سے دھند کو بھی ہم بادل سمجھتے ہیں

جس کے پیار میں اپنا چین و سکون کھویا
اس کے قبیلے والے ہمیں پاگل سمجھتے ہیں

تیرے پڑوس میں رہتے اتنے سال گزر گئے
عاشق کی نظر میں اسے اک پل سمجھتے ہیں

......☆......

O

ہائے کتنا اچھا میرا نصیبہ ہے
جو پڑوسن میری حبیبہ ہے

یہاں بھی بد نصیبی چلی آئی
اس کی ساس میری رقیبہ ہے

اک پڑوسن کے سوا کوئی نہ
اس شہر میں میری محبوبہ ہے

اس کی باتوں میں مٹھاس ہے
سبھی کہتے ہیں یہ پپیتہ ہے

میں جب اسے دیکھتا ہوں
لگتا ہے آٹھواں عجوبہ ہے

......☆......

O

مجھے تنہائی جب دھرانے لگتی ہے
پیاری پڑوسن کی یاد آنے لگتی ہے

ساس ہمارے پیار کی دیوار بنی ہے
دیکھتے ہیں یہ کب ٹھکانے لگتی ہے

میں جب اس کے پاس جا نہیں سکتا
وہ میرے دل کا کنڈہ کھڑکانے لگتی ہے

میں جب اس کی باتوں کا یقیں نہیں کرتا
میرا پیار سچا ہے یہ سمجھانے لگتی ہے

دن رات شام و سحر آئی لو یو کہہ کر
مجھے بڑے پیار سے اُلّو بنانے لگتی ہے

......☆......

O

پڑوسن کے عشق کا سمندر پار کرنا ہے
ساتھ اس کے بھائیوں سے بھی ڈرتا ہوں

ساس کو ٹھکرا کر بہو کا ہاتھ تھام لیا ہے
اب اس کے ساتھ ہی اپنا جینا مرنا ہے

اس کے بھائی ہمارے تعاقب میں ہیں
اور اصغر جٹ کو کہیں آرام بھی کرنا ہے

اپنی حیات کا اب صرف ایک ہی مقصد ہے
پڑوسن کا دامن خوشیوں سے بھرنا ہے

پیار کے ساگر میں ڈبکی جو لگائی ہے
جو کھڈے ہیں انہیں ہموار کرنا ہے

......☆......

O

ہم پڑوسن کی چاہت کے گرداب میں پھنسے ہیں
وہ کئی دن سے میرے خواب میں پھنسے ہیں

سپنون میں وہ جتنے بھی سوال دے گئے تھے
ہم آج تک ان سب کے جواب میں پھنسے ہیں

جس دن سے وہ ہمیں تنہا روتا چھوڑ گئے ہیں
اس دن سے آنسوؤں کے سیلاب میں پھنسے ہیں

وہ بڑے پیار سے آداب وتسلیمات کہنا ان کا
مسلمان ہمیشہ سلام و آداب میں پھنسے ہیں

......☆......

O

ہمسائی نے اگر ٹھکرا دیا تو کدھر جائیں گے
جا کر اس کی ساس کے پاؤں میں گر جائیں گے

لو ٹرائی اینگل کے لئے ضمیر تو نہ مانے گا
ساس بہو کے پیار کی خاطر یہ بھی کر جائیں گے

پڑوسنوں کے کتے اگر اسی طرح ستاتے رہے
دیکھنا ایک دن وہ اپنی موت مر جائیں گے

پیروں کے مرید مریدنی جتنے کانٹیں بچھائیں
ساس یا بہو کے ساتھ کہانی مکمل کر جائیں گے

اپنی بلوری آنکھوں سے ہمیں ایسے نہ دیکھئے
اس طرح ہم سدا کے لئے پیار سے ڈر جائیں گے

......☆......

O

اپنی پڑوسن کے دل میں جگہ بنائے جاتا ہوں
اس طرح اس کی ساس کو جلائے جاتا ہوں

میری تنخواہ کا ایک پیسہ بھی نہیں بچتا
سب اپنی پیاری ہمسائی کو کھلائے جاتا ہوں

ایک دن اسے اس میں بسا کے دم لوں گا
جو خیالوں میں تاج محل بنائے جاتا ہوں

بجھاتی رہتی ہے میری اُمیدوں کے چراغ
میں اس کے انتظار میں دیا جلائے جاتا ہوں

اس کی ساس پوچھتی ہے مجھ پہ کیا لکھا ہے
اس جیسے گھسے پٹے اشعار سنائے جاتا ہوں

......☆......

O

پڑوسن سے چوری چھپے ملتا رہتا ہوں
جب نہیں ملتی چراغ بن کر جلتا رہتا ہوں

میں وقت کی طرح کسی جگہ ٹھہرتا نہیں
کبھی ساس کبھی بہو سے چکر چلاتا رہتا ہوں

اس کی ساس مجھے دیکھ کے کھل اٹھتی ہے
اسے بھی ہرے بھرے باغ دکھاتا رہتا ہوں

دوست میری باتیں سنتے ہی سو جاتے ہیں
میں ساس بہو کی کہانی سناتا رہتا ہوں

یہ ساس بہو کے چکر میں کہاں پھنس گیا
ورنہ میں معاشرے سے برائیاں مٹاتا رہتا ہوں

......☆......

O

کبھی ساس تو کبھی بہو کا لب پہ نام آ تا ہے

دوستو کیا بتاؤں میرے قلب کو کتنا آ رام آ تا ہے

اس کے کتے کو بھی چوکیداری کا کام مل گیا ہے

صبح سویرے جاتا ہے لوٹ کر وقت شام آ تا ہے

خود پڑوسنیں کتوں سمیت تنگ کرتی رہتی ہیں

دفاع کروں تو برا پڑوسی ہونے کا الزام آ تا ہے

سبھی پڑوسنوں پہ دن بھر شاعری لکھتے رہنا

اب مجھے اس کے سوا اور نہ کوئی کام آ تا ہے

......☆......

O

میری پڑوسن مجھ پہ نظر رکھتی ہے
میرے بارے ڈائری میں ہر خبر لکھتی ہے

اس کی سب سوچیں الٹی ہو گئی ہیں
وہ اپنی ایڑی کے پیچھے سر رکھتی ہے

مجھے اپنے راستے کا پتھر سمجھتی ہے
پھر میرے راستے میں پتھر رکھتی ہے

نہ چاہتے ہوئے بھی اسے منہ لگا لیتا ہوں
کہ وہ میرے پڑوس میں گھر رکھتی ہے

مجھ سے کبھی وہ جھگڑا نہیں کرتی
مگر اور کسی کا نہ ادھار رکھتی ہے

......☆......

O

میرے دل میں غیر قانونی آنا اس کا
اور زبردستی کا قبضہ جمانا اس کا

رونق بزم ہمسائی کے دم سے ہے
گھوڑی کی طرح کھلکھلانا اس کا

میرے باہر جانے کا انتظار کرتے رہنا
مجھے دیکھ کر انگھوٹھا چبانا اس کا

انٹرنیٹ پہ بڑا بد نام ہوتا جا رہا ہوں
مجھے مہنگا پڑ رہا ہے یارانہ اس کا

......☆......

O

کبھی خیالوں میں تو کبھی روبرو آتی ہے
خوابوں میں کبھی ساس کبھی بہو آتی ہے

جس دن سے اس کے پیار کا چشمہ پہنا ہے
اس دن سے میری ہمسائی نظر ہر سو آتی ہے

اس کی ساس نے پوچھا کون خوابوں میں آتا ہے
کہا میرے سپنوں میں صرف تو ہی تو آتی ہے

موسم سرما میں اس سے دور ہی رہتا ہوں
جب مجھے دیکھے تو کرتی فلو فلو آتی ہے

اس کے ہاتھوں دو چار ہر روز مرتے ہیں
اس سے مچھر کے خون کی بُو آتی ہے

......☆......

O

پڑوسن سے یاری نبھائی نہیں جاتی
اس کی خاطر مرغی چرائی نہیں جاتی

رات کو وہ اور بل ڈاگ سونے نہیں دیتے
نیند کی ایک گولی بھی کھائی نہیں جاتی

وہ جاگتی رہتی ہے کسی اُلو کی طرح
مجھ سے اس کی نیند اڑائی نہیں جاتی

مجھے دیکھتے ہمسائیاں بتیاں جلا دیتی ہیں
مجھ سے کسی کی بتی بجھائی نہیں جاتی

سنتے تھے کے مرد عورتوں کو چھیڑتے ہیں
میری ہمسائیوں کی مجھ سے دلربائی نہیں جاتی

میری سچ باتوں کا کون یقین کرے گا
ایسی بات کسی کو بتائی نہیں جاتی

......☆......

O

جس دن سے وہ میری ہمسائی ہوئی ہے
اس دن سے اپنی نیند پرائی ہوئی ہے

میں نے کہا تو نے میری نیند چھینی
بولی جا سو جا تجھے نیند آئی ہوئی ہے

ایک تو ان کے کتے بلیاں سونے نہیں دیتے
اور ہمسائیوں نے زندگی جہنم بنائی ہوئی ہے

ہماری دوستی کوئی انسان نہیں توڑ سکتا
جھوٹ بول کر اس کی چاہت پائی ہوئی ہے

......☆......

O

کسی دولت مند سے گر پہچان ہو جاتی
اپنی زندگی بھی کچھ آسان ہو جاتی

شتر بے مہار کی طرح نہ پھرتے کبھی
کوئی گر ہماری بھی نگہبان ہو جاتی

آج ہم اس کے دل کے مہمان ہوتے
وہ ہمارے دل کی میزبان جاتی

......☆......

کبھی بہو تو کبھی ساس کو پٹاتا ہوں
ڈبل شفٹ کرتے بڑا جلد تھک جاتا ہوں

اب دن بھر یہی بات سوچتا رہتا ہوں
کب پڑوسن کی بھابھی کو پھنساتا ہوں

پیار کے معاملے میں بڑا بہادر ہوں
پچاس سالہ کنواری کو خط بھجواتا ہوں

......☆......

O

پہلے سال میں اس سے آشنائی ہوئی
دوسرے سال دونوں میں لڑائی ہوئی

تیسرے سال ہماری خاصی تباہی ہوئی
چوتھے سال اپنی بڑی پسپائی ہوئی

پانچویں سال پڑوسن سے جدائی ہوئی
اب تک نہ ہمارے دلوں کی صفائی ہوئی

......☆......

O

پڑوسن کے گھر کے سامنے کھڑا رہتا ہوں
شرافت کے مارے ذرا ڈرا ڈرا رہتا ہوں

وہ اس عمر میں بھی مر جائی رہتی ہے
میں سدا بہار ہوں ہر پل ہر رہتا ہوں

کب تک مجھے اپنے کتے سے ڈرائے گی
میں سارا دن اس کے پیچھے پڑا رہتا ہوں

......☆......

رفتہ رفتہ یاد ہمسائیوں کے نام آتے ہیں
وہ مجھے لوٹتی ہیں ہم ان کے کام آتے ہیں

جب ان کی شان میں قصیدے نہ پڑوں
ان کی جانب سے نہ پیغام آتے ہیں

جب پڑوسن سے سر عام بات کریں
اس کے بعد ہم ہو کے بد نام آتے ہیں

......☆......

O

سب حسینوں سے وہ اصغر کو ممتاز لگتی ہے
چالیس سال تک جو کھلا نہیں وہ راز لگتی ہے

وہ بات کرنے کے لئے جیسے اپنا منہ کھولتی ہے
پھر کیا بتاؤں کے وہ کتنی مایہ ناز لگتی ہے

......☆......

جس نے ہمسائی سے بات بنائی ہوتی ہے
عاشقوں میں اس کی شہنشائی ہوتی ہے

ہفتے میں کئی بار پولیس سے پٹائی ہوتی ہے
اچھی خاصی رشوت دے کر رہائی ہوتی ہے

اسے سفارش کی کبھی حاجت نہیں ہوتی
جس نے بہو کی ساس بھی پٹائی ہوتی ہے

......☆......

O

میری ہمسائی مجھے روٹی نہ دال دیتی ہے
کوٹھی بنگلہ نہ کار نہ زر و مال دیتی ہے

میں جب کبھی اس سے پیار کا مطالبہ کروں
وہ میرے ہونٹوں کے قریب کر اپنا گال دیتی ہے

......☆......

جب سے پڑوسن پہ شباب آیا ہے
ہماری زندگی میں عذاب آیا ہے

اصغر کے قدم ڈگمگائے جاتے ہیں
ہونٹوں سے پی کے شراب آیا ہے

......☆......

O

میرا جینا محال کرتے ہیں
جب آرائش جمال کرتے ہیں

میری بات کا خیال نہیں ہوتا
جب وہ عرض حال کرتے ہیں

بے رخی کا جب ہم گلہ کریں
پھر ریشمی الفاظ استعمال کرتے ہیں

......☆......

پڑوسن کا دل ایسی گاڑی ہے
جس میں اصغر ہی سواری ہے

اس کے دل سے کوچ کرنا ہوگا
اسے میرے پیار کی بیماری ہے

......☆......

O

دنیا کی نظر میں میری غم گسار ہے وہ
لیکن حقیقت میں موسمی بخار ہے وہ

پڑوسن کو میرے نام سے نفرت سہی
مجھے پیار کرنے کو بے اختیار ہے وہ

میں اکیلا اس کی محبت کا بیمار
اصغر بیمار کے لئے ایک انار ہے وہ

......☆......

میری ہمسائی نے آج حد کر دی ہے
میرے پیار کی عرضی رد کر دی ہے

اچھا ہوا ایک اور جنجال سے بچ گیا
اس نے میری بڑی مدد کر دی ہے

ہمیں اس کی ساس پیاری لگتی ہے
زندگی اس کے لئے نامزد کر دی ہے

......☆......

O

جب ہمسائی کا میرے دل میں گزر ہوتا ہے
اس کے جانے کے بعد چھلنی جگر ہوتا ہے

میں جب کبھی اس کے دل سے گزرتا ہوں
یوں دیکھتی ہے جیسے کوئی شہر بدر ہوتا ہے

اس کی ساس کے پاس جانے کو من نہیں کرتا
وہاں اناڑی عاشق کی بات کا نہ اثر ہوتا ہے

......☆......

پڑوسن سے ملنے کی راہ نکالی نہیں جاتی
یہ ایسی مصیبت ہے جو آسانی سے ٹالی نہیں جاتی

میری طرح وہ مجھے دل و جان سے چاہتی ہو گی
ہمارے ذہن سے کبھی یہ خوش خیالی نہیں جاتی

گامے کے گھر امن و سکون کبھی ہو نہیں سکتا
جب تک گھر چالیس سالہ کنواری سالی نہیں جاتی

......☆......

O

پہلی نگاہ اس کے درو دیوار پہ پڑی
دوسری اس کے لب و رخسار پہ پڑی

پیار بھری چھچھی سے مجھے گرا لیا
لگا جیسے گاجر کوئی تلوار پہ پڑی

پڑوسن نظر گراتی ہی بجلی کی طرح
مگر کبھی نہ وہ اصغر بیمار پہ پڑی

......☆......

وہ پڑوسن ہو یا اس کے ساس ہو
دل اسے دوں گا مال جس کے پاس ہو

ایک بار جو اصغر سے دل لگا لے
وہ زندگی بھر نہ کبھی اداس ہو

جو دل لگانے کو کھیل سمجھتا ہے
ایسے ڈھونگی کا ستیہ ناس ہو

......☆......

O

جس دن سے ہو گیا ہے پڑوسن سے عاشقانہ
ہمیں مل گیا ہے اس کے دل میں نیا ٹھکانہ

یہاں بل ڈاگ کو چوکیداری پہ لگا دیں گے
ہم دونوں کو ڈھونڈتا پھرے گا سارا زمانہ

اس کی ساس کو پریم پتر تو بہت لکھے
مگر ملتا نہیں اس سے ملاقات کا بہانہ

......☆......

مجھ پہ اتنا احسان کیا اس نے
ملاقات کا وقت بڑھا دیا اس نے

ایک اچھے بھلے سمجھدار کو
جائے پلا کر دیوانہ بنا لیا اس نے

میں کھانے کا بل کیسے چکاتا
دل کے ساتھ بٹوہ چُرا لیا اس نے

......☆......

O

تیرا یار اصغر کتنا بد نصیب ہے
جو میرا گھر تیرے گھر کے قریب ہے

تو کیوں مجھے پاگل کہتی رہتی ہے
حقیقت میں تجھ پہ سایہ آسیب ہے

چلو بل ڈاگ کو جنگل میں چھوڑ آئیں
اک یہی ہماری محبت کا رقیب ہے

......☆......

پہلے ہم تڑپا کرتے تھے اک پڑوسن کے لئے
اس نے اتنا پیار دیا اب تڑپتے ہیں دشمن کے لئے

سنا ہے اب روز وہاں بجلیاں گرتی رہتی ہیں
میرے دل میں جو پلاٹ خریدا اس نے نشیمن کے لئے

انگلستان میں اس سال اتنی برف باری ہو رہی ہے
ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا اک ناگ آستین کے لئے

......☆......

O

سبھی کہتے ہیں میرا دل پیار کا سمندر ہے
آپ بھی چلے آیئے ابھی کوئی نہ اس کے اندر ہے

آپ کو یہاں من کی شانتی کے سوا کچھ نہ ملے گا
سمجھ لیجئے ایک طرح کا یہ محبت کا مندر ہے

ابھی تو آپ اکیلے میرے دل سے کھیلتے رہیے
سکون دل کے لئے ہر چیز یہاں میسر ہے

نہ جانے کب کوئی مہماں اس میں آ کر بسے گا
اب ہر پل میرا دل اسی بات کا منتظر ہے

ایک پڑوسن مجھے پیار سے پڑوسی کہتی ہے
مگر اس نا چیز کا اصل نام اصغر ہے

......☆......

O

دیکھنے میں بڑا پر اسرار لگتا ہے
کسی سستے کپڑے کا اشتہار لگتا ہے

اس پہ جب بھی میری نظر پڑتی ہے
جو پڑھا نہ جائے ایسا اخبار لگتا ہے

آنکھوں کی گہرائی ہے ساگر جیسی
مگر خود وہ منجھدار لگتا ہے

جب تک وہ اپنے زبان نہ کھولے
تب تک بڑا پُر وقار لگتا ہے

دل پہ دس بارہ چوکیدار بٹھائے رکھتا ہے
اس سے ملنا بڑا دشوار لگتا ہے

......☆......

O

دنیا میں ہماری بھی کسی سے شناسائی ہے جی
کیا بتاؤں وہ خوش قسمت میری ہمسائی ہے جی

میری دونوں آنکھیں سونے کا نام نہیں لیتیں
جس دن سے اس سے آنکھ لڑائی ہے جی

ہم اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے رہیں گے
جو اس کی مصنوعی چاہت ہم نے پائی ہے جی

ایسی خوف ناک حسینہ کو محبت کا نذرانہ دے کر
لگتا ہے اپنی ساری زندگی داؤ پہ لگائی ہے جی

وہ سات عاشقوں کا پہلے ہی خون بہا چکی ہے
یہ بات گلی کے لوگوں نے مجھے بتائی ہے جی

آج کل وہ تو مجھے دل و جان سے چاہتی ہے
میرا سب سے بڑا دشمن ہے اس کا بھائی ہے جی

......☆......

O

کئی بار میں اپنا جادوہ بھول جاتا ہوں
میرا کیا تھا ارادہ بھول جاتا ہوں

کئی پیارے دوستوں کو وقت دے کر
ان سے کیا ہوا وعدہ بھول جاتا ہوں

ذرا سی بات پہ دوستی توڑ لیتا ہوں
دوستی میں کتنا تھا فائدہ بھول جاتا ہوں

پڑوسن کا چہرہ دیکھنے کی دیر ہے
پھر تو میں ہر معاہدہ بھول جاتا ہوں

جب کسی حسیں کا دل لوٹنے لگتا ہوں
میں ہوں بندہ سیدھا سادہ بھول جاتا ہوں

......☆......

O

بابا جی سر میں جو بال کالا ہے جی
اسے چھوٹی بیگم نے سنبھالا ہے جی

جو بال آپ کو سفید دکھائی دیتا ہے
اسے بڑی بیگم نے پالا ہے جی

یہ کیوں ہر وقت بہتی رہتی ہیں
آپ کی آنکھیں ہیں یا پرنالہ ہے جی

دل اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے
بڑی مشکل سے سنبھالا ہے جی

اصغر غریب کسی کو کیا چھیڑے گا
یہ بندہ بڑ ا بولا بالا ہے جی

......☆......

O

اے شمع کیا حالت بنائی ہے پروانے کی
اب اسے ہمت نہیں مزید ڈانٹیں کھانے کی

اپنے ہاتھوں کی لکیریں گر پڑھ سکتا
پھر خطا نہ کرتا تجھ سے دل لگانے کی

تیرے سوا کوئی اور دل کو بھاتا نہیں
ہزار بار کوشش کی ہے اسے سمجھانے کی

تم سے بھی خطائیں سر زد ہوتی رہتی ہیں
مگر اپنی عادت نہیں ہے بات جھٹلانے کی

ہم ظلم و ستم سہنے کے عادی نہیں ہیں
اب ہمت کروں گا تجھے بھول جانے کی

......☆......

O

جب سے وہ میرے قریب ہو گئے ہیں
ہم پہلے سے تھوڑے غریب ہو گئے ہیں

پہلے تو اچھے بھلے انسان تھے وہ
نفسیاتی کتابیں پڑھ کر عجیب ہو گئے ہیں

جس دن سے وہ میرے پڑوس میں آئی ہے
برے حالات کی نذر میرے نصیب ہو گئے ہیں

جو بڑے پیار سے مرغی پالک کھلاتے تھے
آج وہی سوہنے میرے رقیب ہو گئے ہیں

دن رات چہرے پہ بٹر کریم لگا لگا کے
وہ پہلے سے زیادہ مہیب ہو گئے ہیں

......☆......

O

ظالم نے خار دیئے پھول دکھا کے مجھے
دروازہ ہی نہ کھولا گھر بلا کے مجھے

وہ اپنی سہیلی کو باتیں کہتی جارہی تھی
بڑی ہوشیاری سے لگا لگا کے مجھے

میرے دل میں حسرت دیدار ہی رہی
دیدار دیا بھی تو منہ چھپا کے مجھے

میری کل رات پریوں کے ساتھ گزری
ایک دیو پرستان لے گیا اُٹھا کے مجھے

وہ تو میرے گھر کبھی آتی نہیں
کاش کوئی لے جائے شہر صبا کے مجھے

......☆......

O

کسی کی جدائی میں نکل آئے آنسو
پھر کسی طرح تھمنے نہ پائے آنسو

کل شام ایک محفل کو لے ڈوبے
جو ان کے سامنے بہائے آنسو

میرا دل اس کے فریب میں آ گیا
مگر مجھ جیسے اس نے بہائے آنسو

اپنی آنکھوں سے بہتے اچھے نہیں لگتے
ہمارے دل کو بھاتے ہیں پرائے آنسو

مجھے وہ بڑے ہی انمول لگے
جو اس کی پلکوں سے چرائے آنسو

......☆......

O

وہ میری زیست میں آئے مسکراتے مسکراتے
مجھے پیار ہوا اپنی روداد سناتے سناتے

ہزاروں غم ہیں پھر بھی کوئی غم نہیں
جی رہے ہیں ہنستے ہنستے گاتے گاتے

کل رات وہ میرے خواب میں کیا آئے
کچی نیند سے جگا دیا مجھے سوتے سوتے

ان آنکھوں کو ہر پل کسی کا انتظار رہتا ہے
شب کو سو جاتی ہیں میرے ساتھ روتے روتے

ہمارا تو محبت کرنے کا ارادہ نہ ہوتا
اس کی پیاری صورت دیکھ کر پیار ہوا ہوتے ہوتے

......☆......

O

لوگ ہمارا مال کھاتے رہتے ہیں
اپنا بینک بیلنس بڑھاتے رہتے ہیں

وہ پھر بھی آنسو بہاتے رہتے ہیں
اور ہم ہر وقت مسکراتے رہتے ہیں

وہ اپنے گریبان میں جھانکتے نہیں
دوسروں پہ انگلیاں اٹھاتے رہتے ہیں

جو اپنی باتوں پہ خود عمل نہیں کرتے
وہ دوسروں کو سمجھاتے رہتے ہیں

شاعری پڑھ کر پڑوسنیں پوچھتی ہیں
اصغر کھہڑے استاد تمہیں پڑھاتے رہتے ہیں

......☆......

O

جو تھانیدار تھے اب سپاہی ہو گئے ہیں
لاکھوں میں کھیلنے والے کائی دائی ہو گئے ہیں

جن لوگوں کو اپنی ذات پہ بڑا غرور تھا
اب وہ اک بات سنی سنائی ہو گئے ہیں

دو دن جو انہیں فون نہ کر سکے
وہ سمجھے کہ ہم ہر جائی ہو گئے ہیں

دولت کی خاطر جن سے دوستی کی تھی
اب وہ میرے لئے باعث تباہی ہو گئے ہیں

جنہیں اپنی شیو بنانی نہ آتی تھی
برطانیہ میں آ کر وہ نائی ہو گئے ہیں

......☆......

O

کاغذ کی کشتی کے پتوار نہیں ہوتے
غیبت کرنے والوں کے یار نہیں ہوتے

کسی غریب کی تیمار داری کوئی نہیں کرتا
اسی لئے اب ہم بیمار نہیں ہوتے

کئی بار دیکھے بنا محبت ہو جاتی ہے
مگر ایسے حادثے بار بار نہیں ہوتے

جو لوگ طوطے کی طرح آنکھیں بدلیں
کبھی اچھی ان کے کردار نہیں ہوتے

ان کی گلی کے چکر کاٹتے رہتے ہیں
مگر کبھی بھی ان کے دیدار نہیں ہوتے

......☆......

O

محفلوں میں بڑے پُر جوش ہیں ہم
پڑوسنوں کے سامنے خرگوش ہیں ہم

بہکی بہکی باتیں کرنا انداز ہے اپنا
کوئی یہ نہ سمجھے کے بادہ نوش ہیں ہم

کہنے کو تو ہمارے بڑے کاروبار ہیں
حقیقت میں بندے بڑے سفید پوش ہیں ہم

ایک بار ہمارے دل کی چوری ہوئی تھی
اب ہر گھڑی رہتے با ہوش ہیں ہم

طنز و مزاح تو اصغر کا مشغلہ ہے
سچ تو یہ ہے آدمی بڑے خاموش ہیں ہم

......☆......

O

تم سے پہلی بار مانگ رہا ہوں
مفلس ہوں اُدھار مانگ رہا ہوں

یہ خوش نصیب لوگوں کو ملتا ہے
دنیا سے سچا پیار مانگ رہا ہوں

ایک امیر پری جمال کا سوال ہے بابا
میں کہاں سارا سنسار مانگ رہا ہوں

میری نظر سے جو چھپا بیٹھا ہے
اس سے اسی کا دیدار مانگ رہا ہوں

میں ولایت میں نیا نیا آیا ہوں بھائی
مٹھائی والے سے اچار مانگ رہا ہوں

......☆......

O

میری بات میں ٹانگ اڑا کہ بات کرتا ہے
جب بھی کرتا ہے مجھے لگا کر بات کرتا ہے

وہ کسی پاکستانی تھانیدار سے کم نہیں ہے
مجھے ٹکٹکی پہ چڑھا کہ بات کرتا ہے

باتیں کرنے کا ہنر کوئی اس سے سیکھے
بات سے بات کی کچھڑی بنا کے بات کرتا ہے

پہلے تو غصے سے مخاطب کرتا تھا مجھے
اب بڑے پیار سے سمجھا کہ بات کرتا ہے

پہلے تو فون پہ پیار جتاتا تھا مجھ سے
اب میرے سامنے آ کر بات کرتا ہے

......☆......

O

شعر میں جب آ جاتا ہے سکتہ
پھر ملتا نہیں غزل کا مقطع

جب چٹ پٹے اشعار اگلے
ہر کوئی رہ گیا میرا منہ تکتا

محفلوں میں بڑا چرچہ ہے
مگر گھر میں کچھ نہیں پکتا

تنقید کرنے کا آپ کو حق ہے
مگر حق بات میں سہ نہیں سکتا

ہر کسی کا اپنا اپنا انداز ہے
طنز و مزاح میں اپنا انداز ہے یکتا

محبت کی خماری ہے سر میں
مگر جنوں میں اصغر کچھ نہیں بکتا

......☆......

O

ہم نے دل کسی کو دے ڈالا ہے جی
اب اللہ ہی ہم دونوں کا رکھولا ہے جی

دل میں بڑی ہستیوں کے راز چھپے ہیں
بول نہیں سکتے ہونٹوں پہ تالا ہے جی

نقلی چابیاں انگلی میں گھماتا رہتا ہوں
کہ لوگ سمجھیں اصغر بھی کار والا ہے جی

ہم نے بھی کسی کا دل آخر جیت ہی لیا
گھر لا کر اچھی طرح دیکھا بالا ہے جی

……☆……

O

وہ چھپ چھپ کر ایسا کرتی تو ہو گی
چوری چوری میری شاعری پڑھتی تو ہو گی

یہ نہ ہو کہ کوئی پڑوسن دیکھ لے
بد نامی کی باتوں سے ڈرتی تو ہو گی

کئی دنوں سے اس کا کوئی پیغام نہیں آیا
ہر روز میری یادوں سے وہ لڑتی تو ہو گی

ہائے اصغر بھی شاعری کرنے لگا ہے
ایسی باتوں سے وہ کڑھتی تو ہو گی

ہر روز میری غزلیں نظمیں پڑھنے کے بعد
اصغر کو دل ہی دل میں کوستی تو ہو گی

......☆......

O

کسی محبوب کے ناز جو ہم سے اٹھائے جاتے
ہم بھی کسی رمانٹک ڈرامے میں دکھائے جاتے

جی چاہتا ہے کسی کی مرغی بھگا لاؤں
اب ہر روز آلو نہیں ہم سے کھائے جاتے

ہمارے بھی جو دس بارہ بنگلے ہوتے
پھر تو ہم بھی پلکوں پہ بٹھائے جاتے

جوا کھیلنا ہمیں ذرا بھی اچھا نہیں لگتا
لاٹری لگا کر ہیں قسمت آزمائے جاتے

سبھی دوستوں کو جیون ساتھی مل گئے
ہم ابھی اظہار کرنے سے ہیں شرمائے جاتے

......☆......

O

حیران ہیں ہم کے یہ کیسی غزل خوانی ہے
نا ہاتھ میں رومال نہ آنکھوں میں پانی ہے

اس کی نظموں کا تو کوئی نہ عنوان ہے
نہ ہی اشعار کا کوئی مفہوم و معنی ہے

جن لوگوں کی ہر بات میں تضاد ہے یارو
وہی کہتے پھرتے ہیں ہمارا کوئی نا ثانی ہے

رمضان کا ایک بھی رزہ نا رکھا جس ہے
پوچھتا پھرتا ہے کیا میرا چہرہ نورانی ہے

ہم کس کے پاس اپنا دل امانت رکھیں
یہاں ہر کسی کے دل میں بے ایمانی ہے

......☆......

O

خوابوں میں آ کر ڈراتی ہے مجھے
اس کی یاد آ کے سلاتی ہے مجھے

نہ جانے مجھ سے کیا خطا ہوئی
جو خیالوں میں آ کر ستاتی ہے مجھے

میں جب بھی اس کے گھر جاؤں
پیار سے چپل کباب کھلاتی ہے مجھے

پہلے تو بڑی نظمیں سنایا کرتی تھی
اب صرف کھری کھری سناتی ہے مجھے

خود ہر کسی کی غیبت کرتی رہتی ہے
انسان کا گوشت نہیں کھاتے سمجھاتی ہے مجھے

……☆……

O

جس جوان کے دس بارہ سالے ہوتے ہیں
اس کے سارے سکھ اللہ حوالے ہوتے ہیں

غصے میں بیویاں جنہیں گدھا کہتی ہیں
میرے پڑوس میں ایسے گھر والے ہوتے ہیں

میرے پڑوسن کی آنکھیں کچھ ایسی ہیں
جیسے چائے کے بھرے پیالے ہوتے ہیں

ہمسائیاں ایسے لوگوں کو جینے نہیں دیتیں
جو مجھ غریب جیسے بولے بھالے ہوتے ہیں

میں جس پڑوسن کی مرغی چرانے جاؤں
اسی نے دو چار بل ڈوگ پالے ہوتے ہیں

......☆......

O

وہ تو ہر گھڑی میری نظر میں ہے
کیا ہوا جو سالہ سال فرق عمر میں ہے

دوستوں کا تو بحران ہے ان دنوں
اللہ کے فضل سے آٹا چاول گھر میں ہے

خیالوں میں تو کوئی اور آ گیا ہے
مگر تو اب بھی میرے تصور میں ہے

آپ کا دوست اصغر بھی کروڑ پتی ہوتا
مگر قسمت کا ستارا ابھی چکر میں ہے

انگریزی چینی میں بلا وہ بات کہاں
جو کے ہماری دیسی شکر میں ہے

......☆......

O

چڑھتے سورج کے پجاری نہیں ہیں
سخنور ہیں کوئی مداری نہیں ہیں

میرے اشعار کو سمجھنا نا ممکن نہیں
یہ ہلکے پھلکے ہیں بھاری نہیں ہیں

میرے شعروں سے یہ اکثر پھیلتی ہیں
لیکن ہم کسی کے لئے بیماری نہیں ہیں

میری نظموں کا بھی کبھی مطالعہ کریں
گو یہ آپ کی طرح اتنی پیاری نہیں ہیں

پیار میں جان کی بازی لگایا نہیں کرتے
ہم آپ کے عاشق ہیں کوئی جواری نہیں ہیں

......☆......

O

وہ میرا راستہ تکتی تو ہو گی
جنوں میں گالیاں بکتی تو ہو گی

جب پڑوسنیں جھگڑتی ہوں گی
میری تصویر سے انہیں ڈراتی تو ہو گی

جو بھی اس کی گلی سے گزرتا ہو گا
اصغر سمجھ کر اسے ستاتی تو ہو گی

دن بھر کی باتیں سوچ سوچ کر
راتوں کو زور سے چلاتی تو ہو گی

میری یادیں جب ناگن بن کے آتی ہوں گی
وہ بڑے پیار سے انہیں ڈستی تو ہو گی

......☆......

O

کچھ انسان زندگی میں جیتتے ہیں
اور کچھ ہماری طرح ہارتے ہیں

جن میں کچھ کرنے کا حوصلہ نہیں
وہ تو صرف گپیں ہی مارتے ہیں

ان کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے
جو دن میں کئی رُوپ دھارتے ہیں

ہماری زیست میں کافی اُلجھنیں ہیں
مشکل وقت میں اللہ کو پکارتے ہیں

لوگ مجھے تمہارا دیوانہ کہتے ہیں
گلی کے سب بچے اب مجھے پتھر مارتے ہیں

......☆......

O

ظالموں کی گلی میں گھر رکھتا ہوں
ہر پڑوسن کی اچھی طرح خبر رکھتا ہوں

وہ میری راہوں میں کانٹے بچھاتے ہیں
خار ہٹا کر میں وہاں گُلِ تر رکھتا ہوں

میں ایک زندہ دل انسان ہوں دوستو
کسی کے راستے میں نہ پتھر رکھتا ہوں

میرے پاس اور تو کچھ بھی نہیں ہے
دل میں ہر کسی کے لئے پیار رکھتا ہوں

جس شب وہ مجھ سے ملنے آتا ہے
اس کی راہ میں چراغ جلا کر رکھتا ہوں

......☆......

O

تیری تلاش میں ٹھوکریں کھائے جاتا ہوں
لوگ دروازہ نہیں کھولتے کھٹکھٹائے جاتا ہوں

کچھ دوست فون رکھ کر چلے بھی جاتے ہیں
میں پھر بھی اپنی رام کہانی سنائے جاتا ہوں

میری شاعری سے انہیں الرجی ہے تو کیا
اس کی تعریف میں نظمیں بھجوائے جاتا ہوں

میں اس سے بات کرتا ہوں مسکرا کے
مگر تنہائی میں آنسو بہائے جاتا ہوں

اس سے بات کئے بنا تو مر تو نہیں جائے گا
اپنے ہمزاد اصغر کو سمجھائے جاتا ہوں

......☆......

O

جو آیا ہے کچے گھڑے پہ تر کے
لگتا ہے جائے گا ستیہ ناس کر کے

جیتے جی تو وہ کہیں جا نہیں سکتا
وعدہ ہے اسے چھوڑیں گے مر کے

ہم اگر یوں ہی میاں مجنوں بنے رہے
گھٹنوں تک آ جائیں گے بال سر کے

جان ہتھیلی پہ رکھ کر جیئے جا رہا ہوں
پہلے میں جیتا تھا دنیا سے ڈر کے

دشمنوں کے دلوں پہ خوف طاری ہے
اب وہ جی رہے ہیں مر مر کے

......☆......

O

کہنے کو میرا دوست ہے مگر لڑتا بہت ہے
میری گاڑی کی طرح روز بگڑتا بہت ہے

پیاری چیزیں جمع کرنا مشغلہ ہے اس کا
اسی لئے ان دنوں تتلیاں پکڑتا بہت ہے

جس دن اس کا موڈ خوش گوار ہوتا ہے
اس دن لبوں سے پھول جھڑتا بہت ہے

اپنی ظالم اداؤں سے مجھے قتل کر کے
پھر میرے ماتھے کو چومتا بہت ہے

نہ جانے اسے میری کیا بات کھینچ لاتی ہے
وہ میرے ذہن میں گھومتا بہت ہے

......☆......

O

گھر میں جب نئی بہو رانی آتی ہے
ساس خوشی سے پھولے نہ سماتی ہے

بہو کے ہاتھ میں سب چابیاں تھماتی ہے
چند دن تو گھر بڑے سلیقے سے چلاتی ہے

پھر دھیرے دھیرے اپنا اصل رنگ دکھاتی ہے
پھر کیا ساسو ماں بات بات پہ چلاتی ہے

اور بہو سے لوہے کے چنے چبواتی ہے
کسی سیریل کی طرح کہانی چلتی جاتی ہے

ساس اپنی روداد جورو کے غلام کو سناتی ہے
بیٹا کہتا ہے مجھے کسی بات کی سمجھ نہ آتی ہے

کیا ہر بہو اسی طرح اپنا فرض نبھاتی ہے
اور اسی سلیقے سے گھر بھی چلاتی ہے

جو بہو اپنی ساسو ماں کو ستاتی ہے
ایک دن وہ اس کا پھل ضرور پاتی ہے

......☆......

O

وہ جب میرے خواب میں آتے ہیں
ہم بڑے پیار سے انہیں بٹھاتے ہیں

ان کی جدائی میں کیسے میرا دن بیتا
یہ پوری داستاں ہم انہیں سناتے ہیں

میری باتیں سن کر وہ بور ہو جاتے ہیں
مگر ہم بدستور اپنی روداد سناتے ہیں

جب انہیں سحر کے آثار نظر آتے ہیں
پھر وہ بڑے پیار سے مجھے سلاتے ہیں

وہ چڑیل نہیں کوئی پری تھی
ہم اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھاتے ہیں

......☆......

O

میرے تصور میں وہ بار بار آتے ہیں
جیسے ٹی وی پہ اشتہار آتے ہیں

جب نظر آئے کسی کا حسیں چہرہ
پھر میرے ذہن میں اشعار آتے ہیں

جب بھی کوچہ جاناں میں جاتے ہیں
ہر بار ہو کے اشک بار آتے ہیں

خوف کے مارے کچھ کہہ نہیں سکتا
میرے گھر جب وہ دغا باز آتے ہیں

مجھے کسی مال دار آسامی کی ہے تلاش
میرے جیسے مفلس رشتے بے شمار آتے ہیں

......☆......

O

دل میرا محبت سے لبریز بہت ہے
اسی لئے دھڑکن بھی تیز بہت ہے

مجھے کوئی ایسی امیر بیوی چاہیے
جس کے ماں باپ کے پاس جہیز بہت ہے

کوئی حسیں آنکھوں سے ملے جام تو منظور
مگر شراب پینے سے مجھے پرہیز بہت ہے

گو تم مجھے کھری کھری سناتے رہتے ہو
پھر بھی تمہاری ہر بات دل آویز بہت ہے

اصغر کے حسیں شہر برمنگھم کی مٹی
شعر و سخن کے لئے زرخیز بہت ہے

......☆......

O

دل لینے سے قبل اسے دیکھتے بھالتے ہیں
پھر امانت کی طرح اسے سنبھالتے ہیں

ہمیں جب بھی کوئی چیز درکار ہوتی ہے
ایک بار نہیں لوگ بار بار ٹالتے ہیں

جب ان کو ہم سے کوئی حاجت ہوتی ہے
پھر ہم بھی بال کی کھال نکالتے ہیں

ہم جب بھی ان سے حق بات کہتے ہیں
کئی دن وہ ہم سے نہ بولتے چالتے ہیں

جب ان کی یادیں سونے نہیں دیتیں
پھر اشعار کو غزل میں ڈھالتے ہیں

......☆......

O

کیا پوچھتے ہو کیسی ہے میری ہمسائی ہے
جو عذاب بن کر میری زندگی میں آئی ہے

صبح اپنی باتوں کے جب وہ چوکے لگاتی ہے
ہماری پوری گلی کے وہ چھکے چھڑاتی ہے

جب کبھی وہ قینچی کی طرح زباں چلاتی ہے
پھر تو کوئی پڑوسن اس کے آگے ٹِک نہ پاتی ہے

جب وہ اپنے شوہر اور بچوں پہ چلاتی ہے
میرے ہاتھ سے چائے کی پیالی چھوٹ جاتی ہے

نہ جانے کس جرم کی میں نے یہ سزا پائی
جو ایسی پڑوسن میرے پڑوس میں آئی ہے

......☆......

O

اپنا کوئی گرو نا چیلہ ہے ساہیں
مدد کر دے یہ بندہ ویلہ ہے ساہیں

ڈینگیں تو بڑی بڑی مارتا رہتا ہے
مگر جیب میں نہ دھیلا ہے ساہیں

دل سے کہا تھا محبت کا پیمان نہ کر
اب سوکھ کے ہو گیا تیلا ہے ساہیں

میرے من میں تو برسات لگی ہے
مگر آکاش تو ابھی نیلا ہے ساہیں

میں جب پڑوسن سے اظہار کرتا ہوں
کہتی ہے تمہارا کوئی پیچ ڈھیلا ہے ساہیں

......☆......

O

تیرے دل میں رہتے ہوئے مجھے ڈر لگتا ہے
مجھے تو ہر طرح سے یہ میرا ہی گھر لگتا ہے

میں جب بھی جذبات میں آ کر کچھ لکھتا ہوں
مجھے میرا قلم بھی تیز دھار خنجر لگتا ہے

آج شام جو اس نے مجھے دعوت پہ بلایا ہے
نہ جانے کیوں مجھے تو یہ کوئی چکر لگتا ہے

اصغر کی طرح میٹھی باتیں کرنے کی خاطر
اپنا یار گاما بھی کھانے شکر لگتا ہے

......☆......

O

میرے مولا میری زیست کو پر بہار بنا دے
مجھے بھی اک چھوٹا موٹا شاعر بنا دے

میں زندگی بھر تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا
مجھے بھی اوروں کی طرح ایک فنکار بنا دے

دنیا بھر کے مصور بھی مجھ پہ ناز کریں
مجھے کوئی جیتا جاگتا شاہکار بنا دے

ہر کوئی میری چاہت کا دیوانہ ہو جائے
مجھے محبت کا چلتا پھرتا اشتہار بنا دے

میرے دل میں سبھی حسیں شاپنگ کریں
وہاں پہ خوبصورت سا بازار بنا دے

......☆......

O

ہم گئے تھے ان کی امداد کرنے
وہ سمجھے ہم آئے ہیں برباد کرنے

ناگن جیسی زُلف کے اسیر ہیں ہم
نہ جانے کب کوئی آئے گا آزاد کرنے

کل پھر انہوں نے ہمیں بلا بھیجا ہے
شاہد انہیں ہوں نئے ستم ایجاد کرنے

ہم کو خوشی تو کوئی دے نہیں سکتا
سب آتے ہیں میرے دل کو نا شاد کرنے

پریم نگر جانے والے میرے ساتھ آ جائیں
ہم چلے ہیں محبت کی بستیاں آباد کرنے

......☆......

O

ہم سے یار سارے رُوٹھ گئے
جتنے تھے سہارے رُوٹھ گئے

کل رات جیسے ہی ڈوبی کشتی
ہم سے سمندر کنارے رُوٹھ گئے

ہم سے جتنے کمزور دوست تھے
ہماری خطاؤں سے سارے رُوٹھ گئے

ہم تو چاند کے پیچھے بھاگتے رہے
اسی لئے ہم سے ستارے رُوٹھ گئے

اب ہم کیسے کسی دوست کو ستائیں
باری باری سب بیچارے رُوٹھ گئے

......☆......

O

وہ میرے ساتھ بڑے پیار سے بات کرتا ہے
کبھی خنجر تو کبھی تلوار سے بات کرتا ہے

کئی بار اس کی ڈانٹیں سن کر یوں لگتا ہے
ڈی ایس پی جیسے تھانیدار سے بات کرتا ہے

اب تو ایسے مخاطب ہوتا ہے وہ مجھ سے
جیسے ڈاکٹر کسی بیمار سے بات کرتا ہے

کئی دن سے مجھے یہ پریشانی رہتی ہے
کے اب وہ کیوں اتنے پیار سے بات کرتا ہے

کچھ دنوں سے بڑا مزہ آتا ہے بات کر کے
لگتا ہے جیسے یار یار سے بات کرتا ہے

......☆......

O

اسے تو صرف کپڑے بدلنے کی ادا آتی ہے
اس کے سُوٹ بدلتے ہی گھنگور گھٹا آتی ہے

وہ ہر محفل میں باتیں تو بہت کرتا ہے
مگر کسی وقت اس کے لب پہ نہ دعا آتی ہے

دستک دیئے بغیر کسی دل میں گھس جانا
ہمیں تو ایسی باتوں سے حیا آتی ہے

جس دن سے اصغر نے دیکھا ہے اسے
اب دل سے ٹھا ٹھا کی صدا آتی ہے

جب سے ریت کے محل بنانے چھوڑے ہیں
اس دن سے میری سمت نہ باد صبا آتی ہے

......☆......

O

وہ بات بات پہ تکرار کرتا ہے
لگتا ہے مجھے پیار کرتا ہے

کسی بات کی سمجھ نہیں آتی
باتیں بڑی پُر اسرار کرتا ہے

خود تو پیٹھ پیچھے وار کرتا ہے
دشمنوں کے بارے ہوشیار کرتا ہے

کبھی تو بڑا پیار جتاتا ہے
کئی بار بد نام سرِ بازار کرتا ہے

مجھ سے کوئی فرمائش نہیں کرتا
مگر ملنے پہ بڑا اصرار کرتا ہے

......☆......

O

سب سے محبت کرنے کی عادت ہماری نہیں جاتی
اور ہمارے دوستوں کی کبھی ہوشیاری نہیں جاتی

ذہن پہ کچھ ایسا عشق کا نشہ طاری ہوا ہے
آنکھوں سے اس کے عشق کی خماری نہیں جاتی

کسی کی یاد میں گنتے رہتے ہیں شب بھر تارے
جب تک کے بیت رات ساری نہیں جاتی

جس دن سے دیکھا ہے اس کا چاند سا چہرہ
اب بھلائی اس کی صورت پیاری نہیں جاتی

ان کے چہرے پہ ایسا نور برستا ہے رہتا ہے
آنکھوں کے کیمرے میں تصویر اتاری نہیں جاتی

دل کے سودے میں پیار کا سکہ چلتا ہے اصغر
دولت کے سہارے خریدی کبھی یاری نہیں جاتی

……☆……

O

محبت جب حد سے بڑھتی ہے پھر رسوائی ہوتی ہے
کبھی معشوقہ کے بھائیوں کے ہاتھوں پٹائی ہوتی ہے

جس پڑوسن کے ڈر سے نقل مکانی کرتا ہوں
کچھ دنوں بعد ویسی ہی محترمہ میری ہمسائی ہوتی ہے

میری درخواست پہ وہ ملاقات کا وقت بڑھا دیتے ہیں
اب حسن کی عدالت میں ایسے سنوائی ہوتی ہے

اس کی شادی کے لئے جب کوئی نیا رشتہ نہیں آتا
پھر دوسری بہنوں سے اس کی لڑائی ہوتی ہے

دن رات سب کی فرمائش پوری کرتے کرتے
کچھ یوں اصغر کی جیب کی اکثر صفائی ہوتی ہے

......☆......

O

میرے دل پہ کوئی محافظ تعینات نہیں ہے
پھر بھی وہ مجھ سے کرتا ملاقات نہیں ہے

میں ہر روز اسے فون کرتا رہتا ہوں
مگر وہ ظالم کرتا مجھ سے بات نہیں ہے

اصغر قاتلوں کے محلے میں گھر خرید لیتا ہے
ایسی باتوں کے بارے کرتا احتیاط نہیں ہے

پڑوسن نے اس کی زندگی جہنم بنا رکھی ہے
خوف کے مارے کسی ہمسائی سے کرتا بات نہیں ہے

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں کسی کی محبت ملی
اصغر کے مقدر میں کسی کی چاہت نہیں ہے

......☆......

O

جس دن سے ہمارا چالان ہو گیا ہے
ہمارا دل قانون سے بد گمان ہو گیا ہے

یہ خبر جب میرے پیارے یار تک پہنچی
وہ خوشی کے مارے پریشان ہو گیا ہے

میرے دل سے سبھی لوگ چل دیئے
اب یہ فٹ بال کھیلنے کا دالان ہو گیا ہے

جو محترمہ مجھ پہ تڑیاں لگاتی ہے
اسے ملنے کو دل بے چین ہو گیا ہے

میرے سخن پہ با ذوق لوگ تبصرہ کرتے ہیں
میں شاعر بن سکتا ہوں یہ اطمینان ہو گیا ہے

......☆......

O

کئی سالوں سے کسی کا انتظار کرتے کرتے
کیا بتائیں ہم جی رہے مرتے مرتے

تیری یاد میں رو رو کر اب یہ حال ہے
تھک گئے ہیں روز آہیں بھرتے بھرتے

میرے دل میں تجھے پانے کی تمنا جاگی ہے
ذرا دیر لگی ہے تیری اُلفت کو سمجھتے سمجھتے

اب آہوں کو چھپا لیتے ہیں مسکراہٹوں میں
آخر ہم سنبھل ہی گئے ہیں سنبھلتے سنبھلتے

ہم نہ بدلے ہیں نہ بدلیں گے کبھی
انہیں تو ذرا دیر نہ لگی بدلتے بدلتے

......☆......

O

تیری یاد سے دل کو اور جلا نہیں سکتا
محبت کے ساز پہ کوئی نغمہ گا نہیں سکتا

ایک دن اپنے اللہ کو منہ دکھانا ہے
میں تمہارا نام اب گنگنا نہیں سکتا

دنیا کیا کہتی ہے اس کی نہیں پرواہ
اب محبت بھرے خط بھجوا نہیں سکتا

جانتا ہوں چار بیویوں کا شوہر ہوتے ہوئے
میں تیرا پیار زندگی بھر پا نہیں سکتا

اب تو بھوکا ہی سو جاتا ہوں جاناں
شرافت کے مارے مرغیاں چُرا نہیں سکتا

......☆......

O

اپنی زندگی میں خزاں نہ بہار ہے
نہ ہی میرا کوئی دوست یار ہے

پائی پائی چکا دی ہے سب کی
اب میرے سر نہ کوئی ادھار ہے

میری قلم سے جو دشمن پہلے بچ گیا
اب وہ میرے ایک شعر کی مار ہے

وہ ظالم جو مجھے دیوانہ کہتی ہے
وہ کیا جانے میرا دل اس پہ نثار ہے

کاش ایک بار تو نے آزمایا ہوتا
تیری خاطر اصغر جان دینے کو تیار ہے

......☆......

O

میری شاعری تو فرضی ہے جاناں
خفا نہ ہونا اتنی عرضی ہے جاناں

کوئی اسے خود پہ چسپاں کر لے
یہ تو اس کی مرضی ہے جاناں

دنیا میں جتنے بھی لوگ ہیں
سب میں خود غرضی ہے جاناں

چھٹیوں میں میرے پاس چلے آؤ
ان دنوں یہ بندہ فری ہے جاناں

سارا زمانہ مجھ سے خفا ہے تو کیا
تو تو اصغر سے راضی ہے جاناں

......☆......

O

کچھ دانت کھانے کے لئے ہوتے ہیں
کچھ صرف دکھانے کے لئے ہوتے ہیں

سونے کے دانتوں کی بات ہی اور ہے
وہ تو خالص مسکرانے کے لئے ہوتے ہیں

اب تو بازار میں ایسے دانت بھی دستیاب ہیں
جو سردیوں میں ساز بجانے کے لئے ہوتے ہیں

ایسے دانت بھی ہماری نظر سے گزرے ہیں
جو لوگوں کا مال چبانے کے لئے ہوتے ہیں

ہمارے دانتوں کی بات نہ پوچھئے صاحب
ایسے دانت لوگوں کو اپنا بنانے کے لئے ہوتے ہیں

......☆......